رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور باقی خط و کتابت مینیجر

الفضل قادیان دارالامان

کے پتہ پر ہو۔

ہر بدھ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ـ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ

جلد ۱ | مورخہ ۱۶ ـ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ھ ـ بروز بدھ | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

الحمد للہ کہ اس ہفتہ بھی ـ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اچھی رہی اور باقاعدہ درس ہوتے رہے ـ حضورؓ اپنی اس پاک خواہش کو کئی بار ظاہر فرما چکے ہیں ـ کہ میری جماعت کے لوگ عامل بالکتاب و السنۃ ہوں ـ

اہل بیت

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت صاحبزادگان والا تبار خیر و عافیت سے ہیں ـ

ترجمۃ القرآن

مولوی محمد علی صاحب مری سے اپنے ترجمہ قرآن کا اردو ـ حضرت امیر کے حضور نظر ثانی کیلئے بھیجتے جاتے ہیں ـ جسے اگر محفوظ رکھا جائے ـ تو اردو ترجمہ بھی جلد شائع ہو سکتا ہے ـ

واعظین

حسب ارشاد امیر مفتی محمد صادق صاحب عرب عبد المحی صاحب مولوی فاضل کیساتھ خان عبد المجید خانصاحب کی درخواست پر کپور تھلہ تشریف لیگئے ـ ۱۴ ـ جولائی واپس آ گئے ـ ایک وعظ ہوا ـ شیخ غلام احمد صاحب نے جمعہ کے بعد وعظ کیا ـ مہاجر سید احمد نور افغان انصار اللہ ضلع کوہاٹ کی طرف تبلیغ سلسلہ و قرآن مجید سنانے کے لئے گئے ـ

مہمان

اس ہفتہ چوہدری حاکم علی صاحب بھلوال سے ـ شیخ محمد اسمعیل صاحب ـ حیدر آباد سندھ سے ـ حضرت اقدس کے پرانے مخلص سید ناصر شاہ صاحب علاقہ جموں سے قادیان تشریف لائے

کالیجیئیٹ

عبد اللہ جان ـ حاکم الدین ـ نواب الدین ـ عزیز احمد ـ محمد اسمٰعیل معتبر ...... محمد صدیق سنوری یہ نوجوان قرآن مجید پڑھنے کیلئے یہاں رہتے ہیں طلباء کے لئے یہ بہت عمدہ نمونہ ہے کہ وہ فرصت کے اوقات دین سیکھنے میں خرچ کریں ـ

وفات

قاضی امیر حسین صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ احمدیہ کی زوجہ نے ۱۰ ـ جولائی کو انتقال کیا ـ مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں ـ

آمد

دفتر محاسب کی آمد ماہ جون میں سات ہزار سات سو کے قریب ہے ـ

محکمہ تعمیر

اس وقت عمارت کے لئے ـ ۲۶ ـ مزدور ۲۰ معمار ـ ایک لوہار ـ ۸ ـ نجار کام کر رہے ہیں ـ امید کیجاتی ہے کہ ہال و کمرہ چھوڑ کر باقی تمام عمارت منزل اول کی جولائی کے اخیر تک پوری ہو جائیگی ـ پھر اوس کے فرشوں وغیرہ کا کام باقی رہجائیگا جو انشاء اللہ العزیز ۵ ـ ستمبر تک پورا ہو سکیگا قاضی عبد الرحیم صاحب کمیٹی تعمیر کی ہدایات کے ماتحت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں ـ مگر روپیہ کی سخت ضرورت ہے ـ احباب اپنے وعدوں کی طرف توجہ کریں حضرت خلیفۃ المسیح نے فی الحال پانچہزار روپیہ بطور قرضہ منگوا کر دیا ـ اور آپ چاہتے ہیں کہ اس عمارت کے کام میں رکاوٹ نہ ہو ـ

حضرت میر صاحب جو محکمہ تعمیر کے سکرٹری ہیں انہوں نے بظاہر چھوٹے مگر ثواب میں بڑے کاموں کیطرف بھی توجہ فرمائی ہے ـ مثلاً مقبرہ بہشتی کا بند یہ جو دور الضعفاء تک پہونچا ہے بہتر تھا آگے تک پہونچایا جاتا ـ تا موسم بارش میں تکلیف نہ ہوتی ـ مسجد مبارک میں ایک آیت قرآنی اور درود ـ اور حضرت اقدس کا الہام مٹ گیا تھا اُسے پھر لکھوایا ہے ـ مسجد اقصیٰ کا فرش درست کرا دیا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

پیغام صلح

بڑی خوشی کی بات ہے کہ پیغام صلح سوسائٹی احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور کیطرف سے پیغام صلح ہفتہ میں تین بار شایع ہونیوالا اخبار نکل آیا روزانہ زمیندار کی تقطیع دو ورق حجم ـ سالانہ قیمت چھ روپیہ طلباء سے ساڑھے چار روپیہ ـ صرف نمبر اول پہونچا ہے مضامین کے بارے میں پھر مفصل رائے دیجائیگی اسکے ایڈیٹر منشی احمد حسین صاحب فریدآبادی ایک تجربہ کار اخبار نویس ہیں ـ

اطلاع

ناظرین مطمئن رہیں ایک خوشخط کاتب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں ـ الفضل کی کتابت عنقریب عمدہ ہو جائیگی آپ سے زیادہ ہم اس نقص کو محسوس کر رہے ہیں گو بہت سے پرچے اخبارات سے اب بھی خط اچھا ہے (مینیجر)

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا ـ

جنگ بلقان

۸ جولائی - جنگ بلقان کے متعلق کی خبر ہے کہ یونان نے بلغاریوں کی ۶۰ - توپیں گرفتار کیں بلغاریوں نے سرویوں کو بھگا دیا اور دو سو توپیں گرفتار کیں سرویوں نے ۸ ہزار مانٹی نیگرویوں کی مدد سے کوشانہ پر قبضہ کر لیا ہے - سرویوں نے بلغاریوں کو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھنے دیا - یونانیوں نے بلغاریوں کو شکست دیکر مقام لاہانہ پر قبضہ کر لیا ہے - یونانی اور بلغاری سفیر اپنے اپنے ملک کو واپس بلائے گئے ہیں - صوفیہ کا تار بتاتا ہے کہ سرویوں نے شکست کھائی - سالونیکا کا تار بتاتا ہے کہ یونانی سپاہ نے ڈائرڈان پر قبضہ کر لیا ہے - رومانیہ اور بلغاریہ کی رہائش کیلئے آسٹریا کو منظور کیا گیا رومانیہ نے اپنی سپاہ کے اجتماع اور آراستگی کا حکم دیدیا ہے -

خلاصہ جنگ بلقان

۹ جولائی - ٹرکی سفارتی ذریعوں سے کوشش کریگی کہ لندن کی تصفیہ کی بنسبت بہتر شرائط حاصل کریں - سرویہ نے سرکاری طور پر بلغاریہ سے قطع تعلق کر لی ہے - بلغاریہ نے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے اور اپنے حقوق کی نگہداشت روس کے سپرد کر دی ہے

سالونیکا میں ۸ ہزار یونانی مجروح ہیں -

سرویوں کے ۱۵ ہزار مجروح اور بلغاریوں کے ۲۵ ہزار کے درمیان مقتول و مجروح ہوئے ہیں -

یونانی مقام سیریس پر چڑھائی کر رہے ہیں -

یونانی مقتولین ۱۰ ہزار ہیں - بلغاری نقصان بھی نہایت عظیم ہے -

ایتھنز سے سٹرومہ کے دہانہ تک کے تمام ساحل کے محاصرہ کا یونان نے اعلان کر دیا ہے

سرویوں نے مقام کریوولاک پر پھر قبضہ کر لیا ہے - بلغاریوں کا سروی تعاقب کر رہے ہیں -

۱۰ جولائی - بابعالی نے بلغاری وزیر سے درخواست کی ہے کہ اینوس میڈیا لائن کے اندرونی علاقہ کو فوراً خالی کیا جاوے ٹرکی قوم پیشقدمی کی طیاری کر رہی ہے -

سالونیکا - کلکیش کے میدان میں یونانیوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھلائے - بلغاری مورچوں پر قبضہ کر لیا - اور نہایت ہوشیاری سے توپخانہ کو چھپا رکھا سخت آتشبازی اور گرجی کے ساتھ یونانی آگے بڑھتے گئے سخت نقصان اُٹھا کر سنگینیں استعمال کرنے کے قابل ہو گئے - طرفین کی کشتوں کے پشتے لگ گئے - لیکن آخر بلغاری سراسیمہ ہو کر بھاگے اور یونانی سواران نے شمال کیطرف ان کا سخت تعاقب کیا -

مقام اشتیب کے بلغاریوں میں ہیضہ زوروں پر ہے -

ولیعہد رومانیہ فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں -

۱۱ جولائی - سرویوں نے بلغاریوں سے شتیب پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - طرفین نے سخت نقصان اُٹھایا - نامہ نگار ڈیلی نیوز کو سروے گورنمنٹ نے نکال دیا ہے - جرمن کے ایک نیم سرکاری اخبار میں لکھا ہے کہ کوئی سلطنت اس تنازعہ میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گی - بلغاریوں اور سرویوں میں ہدنہ کے متعلق نامہ و پیام ہو رہے ہیں -

معرکہ شتیب تمام بلقانی لڑائیوں سے سخت خونریز جنگ تھی - رومانوی بڑی شد و مد سے فوج کو جمع کر رہے ہیں

رومانوی وزیر نے کل وزیر اعظم قسطنطنیہ سے ملاقات کی -

رومانیہ نور نکاتی اور بالجک پر قبضہ کرنیکا ارادہ رکھتا ہے رومانوی سپاہ نے کل ہنگری کے ایک جہاز پر جو بلغاری سپاہ نے جار ہا تھا فیر کر کے ایک سپاہی مار ڈالا -

۱۳ جولائی - صوفیہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کل بلغاریوں نے تمام لائن کے ساتھ ساتھ فتوحات حاصل کیں - اور سروی حملوں کو پسپا کیا سرویوں کو سخت نقصان ہوا - بلغاری تعاقب کر رہے ہیں - کوشانہ کے قریب ایک خونریز لڑائی جاری ہے دائرن کے شمال میں یونانیوں کو سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا - بلغراد - سرویوں نے بلغاریوں کو اپنی تمام سرحد سے عظیم نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا ہے - سالقہ جنگوں کے زخمیوں سے بڑھکر بلغراد میں زخمی پہنچے ہیں -

لنڈن بلغاریوں کا ادعاء کامیابی یونانی اور سروی بیانات سے بالکل متناقض ہے - جنہیں یورپ زیادہ قابل اعتماد سمجھتی ہے یونانی سرو تیرا کے تنگ دروں پر قابض ہو گئے ہیں اور بلغاری کئی توپیں چھوڑ کر سٹرومتزا کو پسپا ہو گئے ہیں - یونانی گولہ باری پر بلغاریوں نے مقام گوراندو کو خالی کر دیا اور یونانی قابض ہو گئے پیرس میں اعلان کیا گیا ہے کہ صوفیہ کے فرانسیسی وکیل کو ہدایت کی گئی ہے کہ بلغاریہ کو زور سے دشمن کیساتھ صلح کرنیکا مشورہ دے دیگر ممالک کے وکلا بھی مشورہ دے رہے ہیں - ٹرکی اینوس میڈیا لائن کے تمام جنوبی علاقہ پر فوراً قابض ہونیکے لئے آمادہ ہے افواج میں نقل و حرکت جاری ہے - باربرداری کے لئے بہت سے گھوڑے منگوائے جا رہے ہیں -

۱۳ - لنڈن - صوفیہ کا نامہ نگار تار بھیجتا ہے کہ شاہ رومانیہ نے بلغاریہ کو اعلان جنگ دیدیا ہے اور رومانوی وکیل کو صوفیہ سے بلا لیا ہے بیان کیا گیا ہے کہ رومانوی فوج کل سہ پہر کو بلغاری سرحد عبور کر گئی ہے - سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ نے روس سے مداخلت کیلئے اپیل کی ہے صوفیہ کو جانیوالی سڑک اب بالکل صاف ہے اور امید ہے کہ عنقریب عارضی صلح کی تجویز قرار پا جائیگی -

مقام اشتیپ پر بلغاری اور یونانی باہم مل گئے ہیں اس سے پیشتر یونانیوں نے کوہ بیلیس پر بلغاریوں کیساتھ خونریز لڑائی کی ہے

ایک غیر مصدق رپورٹ بتاتی ہے کہ فاتح ایڈریانوپل یعنی ڈویژن نے ہتھیار ڈالدیئے -

صوفیہ - کستنیدیا میں جو صوفیہ سے ۴۰ میل پر ہے ایک عظیم جنگ جاری ہے - زخمیوں کا بیان ہے کہ حال کی لڑائیوں میں ناگفتہ بہ خونریزی ظہور میں آئی ہے - شدت جنگ میں زخمیوں کو مردہ سپاہیوں اور گھوڑوں کے ڈھیروں سے نکالنا سخت مشکل ہو گیا تھا -

رومانیہ نے بلغاریوں کو نوٹس دیا ہے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو وہ مناسب کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا - اور بلغاریہ نے بغیر اطلاع سرویہ پر چڑھائی کر دی تھی - جبکہ رومانیہ نے اپنی سپاہ کو بلغاری سرحد میں داخل ہونیکا حکم دیدیا ہے رومانیا نے اطلاع دی ہے کہ وہ ٹرکی علاقہ کی آخری تقسیم کے مباحثہ میں شریک ہونے کا خواہاں ہے - سفارتخانہ لنڈن کا بیان ہے کہ بلغاریہ کے جواب نہ دینے اور اچانک سرویہ پر فوج کشی کرنے کی وجہ سے رومانیاں کو اشتعال آیا -

لنڈن صوفیہ سے نامہ نگار تار دیتا ہے کہ بلغاریہ پیشگوئی ہو کل سرحد بلغاریہ پر توپوں کی آواز سنائی دی - اور بلغاریہ بالآخر کامیاب رہیگا - ریزرو فوج اب طلب کی گئی ہے اور تندرست سپاہی اپنی رجمنٹوں کیطرف واپس آ رہے ہیں -

لنڈن - بلغاریہ کی کامل شکست میں اب کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہا - صوفیہ میں دو روز پیشتر ہی اس کو بظاہر تسلیم کر لیا گیا تھا - جبکہ بلغاریہ نے اپنا سر روس کے قدموں پر رکھدیا تھا روس اب عارضی صلح کیلئے کوشش کر رہا ہے - متخاصمین جنگ کو اور رومانیہ کو پایہ تخت طلانے روس میں بلا آمادہ کر رہا ہے - رومانیا کے متعلق اندیشہ ہے کیونکہ اس کی پیشقدمی کو بلغاریہ روکنے کے ناقابل ہے - رومانوی سپاہ

گورنمنٹ اور حجاج

میں اس وقت تک بتا چکا ہوں کہ حجاج کو کئی قسم کی تکلیفیں ہیں۔ روپیہ کی کمی سے راستہ میں تکلیف پھر واپسی کے وقت ٹکٹ کا کرایہ نہ ہونیکی تکلیف پھر جہاز کے انتظام کی تکلیف۔ پھر جہاز میں تکلیف۔ جہاز کی خرابی۔ جبکہ یہ تکلیفیں ہیں اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ان سے دکھ پہنچ رہا تھا تو پھر ان کی طرف توجہ نہ کرنا اور غریب اور بے کس حجاج کو موت کا شکار ہونے دینا ایک خطرناک ظلم ہوگا ایک ایک آدمی کی جان کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا پھر جب کئی سو بلکہ بعض دفعہ ہزاروں تک جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور یہ واقعہ ہر سال پیش آتا ہے تو اس کی پرواہ نہ کرنا ایک ایسی سنگدلی ہوگی کہ جسکی نظیر نہ ملیگی۔ مسلمانوں نے اس کے انتظام کے لئے کبھی کوشش نہیں کی وہ ہمیشہ حجاج کی تکلیفوں کی داستانیں سنتے رہے ہیں لیکن اُن کے دور کرنے کے لئے اُنھوں نے کبھی ہاتھ پاؤں نہیں مارے ایسی صورت میں اگر گورنمنٹ نے ان نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ کی ہے تو اس کا ہاتھ پکڑنا اور اس کے اس فعل کو مذہبی دست اندازی قرار دینا اور بھی اندھیر ہے۔ جب مسلمانوں نے خود اس طرف توجہ نہیں کی تو کم سے کم جب گورنمنٹ نے اس طرف توجہ کی تھی اسکی امداد کیجاتی ۔

میں اس بات کا قطعاً ممد نہیں کہ گورنمنٹ کو مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرنے دیا جائے اور اس پر خاموشی سے کام لیا جائے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ کبھی غلطی سے کسی ایسے مسئلہ میں دست اندازی کرے کہ اس سے ہماری مذہبی آزادی میں فرق آتا ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ادب کے ساتھ مگر نہایت زور سے گورنمنٹ کو فوراً اس کی غلطی سے آگاہ کر دیں لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اس معاملہ میں موجودہ طریق سے گورنمنٹ کا دخل دینا اس کی مذہبی دست اندازی ہے بھی یا نہیں؟ میں تو جہانتک غور کرتا ہوں اس میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں پاتا اور اگر دست اندازی کا کوئی شبہ ہو بھی سکتا ہے تو بجائے اس کے کہ اس مفید تحریک کو ایک شبہ کی بنا پر ملیا میٹ کر دیا جائے اس تجویز کو مفید بنانے اور اس حصہ کو ترک کرا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے جس سے امور مذہبیہ میں دست اندازی کا خدشہ پیدا ہوتا ہو اور اگر مسلمانوں نے اس موقعہ کو اپنے شکوک و شبہات کی بنا پر ضائع کیا تو کل بیگناہ حاجیوں کا خون ان کی گردن پر ہوگا ۔

ہم اس موقعہ سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

اور بجائے گورنمنٹ کی تجاویز کی مخالفت کرنے کے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیڈروں کو ایسی مفید تجاویز کی سکیمیں طیار کر کے گورنمنٹ کے حضور میں بھیجنی چاہئیں جس سے یہ تکالیف دور ہو سکیں اور اگر کوئی حصہ مذہبی دست اندازی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے تو اس کی طرف بھی گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے۔ چنانچہ میرے خیال میں مندرجہ ذیل شرائط پر اگر انتظام ہو جائے تو اس سے بہت فائدہ پہنچنے کی امید ہے ان شاء اللہ

(۱) جیسا کہ گورنمنٹ نے تجویز کیا ہے واپسی ٹکٹ کی قید لگانی ضروری ہے اور اس سے ہندوستانیوں کو حج کے خرچ کا ایک حد تک اندازہ لگ جائیگا اور سو ڈیڑھ سو روپیہ لیکر نہ چل پڑینگے جس کی وجہ سے آگے تکلیف پاتے ہیں

(۲) حاجیوں کو روکنے کا اختیار نہ کسی ڈپٹی کمشنر کو ہونا چاہیئے نہ کسی انجمن کو بلکہ محافظ حجاج جو کمیٹیاں قائم ہوں انھیں صرف اتنی ہدایت ہونی چاہیئے کہ وہ غربا کو سمجھائیں کہ ان کے دین میں حج اسی پر فرض ہے جس کے پاس کافی سرمایہ ہو۔ لیکن ان کو یہ اختیار دیدینا کہ وہ بعض لوگوں کو حج سے روک سکتے ہیں نہایت خطرناک ہوگا اور علاوہ مسلمانوں میں بدظنیاں پھیلنے کے کہ گورنمنٹ حج میں رکاوٹیں پیدا کرنی چاہتی ہے یہ بھی دقت ہوگی کہ اس طاقت سے ناجائز دباؤ ڈالا جائیگا اور اس طرح مسلمانوں کے دلوں میں ناراضگی کا پھیلنا ممکن ہی نہیں بلکہ اغلب ہوگا۔

علاوہ ازیں جبکہ گورنمنٹ واپسی ٹکٹ کی شرح مقرر کر دے تو پھر اس اختیار کے دینے کی کوئی وجہ نہیں رہتی × × × × ×

× × × کیونکہ ان کو اختیار دینے کی وجہ تو یہ تھی کہ حاجی بغیر کافی سرمایہ چلے جاتے ہیں اور تکلیف اُٹھاتے ہیں مگر جب وہ واپسی کا کرایہ پہلے ہی ادا کرنے پر مجبور ہونگے تو پھر یہ عذر نہ رہیگا اور باوجود کوئی عذر نہ رہنے کے حج سے روکنا مسلمانوں میں سخت بدامنی پھیلانیکا موجب ہوگا اس لئے واپسی ٹکٹ کی شرط تو لگائی جائے مگر کسیکو حج سے روکنے کا اختیار کسیکو نہیں دیا جانا چاہیئے اور گو حج کمیٹیوں کو پاسپورٹ تقسیم کرنیکا اختیار دیا جائے مگر ان کے اختیار میں یہ نہ ہونا چاہیئے کہ وہ چاہیں تو پاسپورٹ نہ دیں

(۳) اگر گورنمنٹ کسی کمپنی کو ٹھیکہ دے تو یہ بہت بہتر ہوگا کیونکہ اس صورت میں گورنمنٹ اس سے معاہدہ کی شرائط میں ایسی باتیں منظور کرا سکتی ہے جن کی وجہ سے مسافروں کو نسبتاً کم تکلیف ہو اور ان کی بہت سی تکلیفیں دور ہو جائیں۔ ورنہ اب موجودہ حالت میں جہازی کمپنیوں کا انتظام قابل اطمینان نہیں ہے اور اس سے حجاج کو تکلیف ہوتی ہے

(۴) گورنمنٹ ٹھیکہ دینے سے پہلے ایک سال تک اس بات کا اعلان کرے کہ ہم ٹھیکہ دینا چاہتے ہیں اور بہت سی کمپنیوں کو اس کی تحریص دلائے اور پھر جو سب سے کم شرح کرایہ پر حجاج کو لیجانے کی درخواست دے اسکو ٹھیکہ دیا جائے۔ ممکن ہے اس وقت صرف ایک کمپنی ٹھیکہ کی درخواست کر سکی ہو لیکن ایک سال کے عرصہ میں کامل غور کے بعد اور کمپنیاں بھی مقابلہ میں آ سکیں اور اس سے شرح کرایہ میں تخفیف ہو جائے کیونکہ گو بمبئی پرشین سٹیم نیوی گیشن کمپنی کی بتائی ہوئی شرح حد سے زیادہ تو نہیں لیکن دوسرے ممالک کی طرف لیجانے والی کمپنیوں سے زیادہ ہے چنانچہ آسٹرین لائیڈ اور اٹیلین روبیٹنو کمپنیاں ۸۵ روپیہ میں آدمی کو بمبئی سے سویز تک پہنچا دیتی ہیں اور آخر الذکر کمپنی تو ایکسو پینتس روپیہ میں واپسی ٹکٹ دیتی ہے اور پھر اس شرح میں کھانا شامل ہے اور سویز جدہ سے قریباً چھ سو میل دور ہے اس صورت میں ڈیڑھ سو روپیہ کی شرح بغیر کھانے کے جدہ تک مقابلتاً زیادہ ہے

(۵) گورنمنٹ اس کمپنی سے یہ شرط لکھوائے کہ وہ حج کے دنوں میں باقاعدہ اوقات مقررہ پر جہاز چلانے کی ذمہ دار ہوگی ۔ مثلاً حج کے بعد ابتداءً ہر تیسرے روز جہاز جدہ سے روانہ کر دیگی اور پندرہ روز بعد ایک ماہ تک ہر ہفتہ ایک جہاز اس سے وہ تکلیف رفع ہو جائیگی جو جدہ میں مسافروں کو ہوتی ہے۔ ٹرچ گورنمنٹ نے جاویوں کے لئے یہ انتظام کیا ہوا ہے اور اس وجہ سے جاویوں کو قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ انھیں خرچ ختم ہونے کا خدشہ ہوتا ہے

(۶) یہ شرط بھی کیجائے کہ جہاز عمدہ اور ضروریات کو پورا کرنے والے ہوں۔ اب کمپنیاں پرانے جہاز خریدتی ہیں جو راستہ میں بعض دفعہ خراب ہو جاتے ہیں

(۷) یہ شرط بھی کی جائے کہ جہازوں کی رفتار تیز ہو یورپ کو جانیوالے سست جہاز بھی تیرہ چودہ دن میں سویز پہنچتے ہیں اور حجاج کے جہاز تیرہ چودہ دن میں جدہ سے بمبئی پہنچتے ہیں یہ فاصلہ زیادہ سے زیادہ دس دن میں طے ہو جانا چاہیئے زیادہ دنوں کی وجہ سے عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے ۔

۸۔ جہازوں میں صحت کا خیال بھی رکھا جائے۔ آجکل جہاز اس طرح پر کردیئے جاتے ہیں کہ چلنے پھرنے کی جگہ نہیں رہتی اور لوگوں کی کثرت کی وجہ سے وبا پھوٹتی ہے اور پانچ سات سے لیکر چالیس پچاس تک حاجی تو ایک جہاز میں مرجاتا ہے

۹۔ علاوہ ازیں ایک کمیٹی سربرآوردہ مسلمانوں کی بنائی جائے جو حجاج کی تکالیف کو ہمیشہ معلوم کرتی رہے اور گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرتی رہے اور گورنمنٹ کے حکام اسے اپنی تفتیشوں میں آسانیاں بہم پہنچائیں۔

۱۰۔ جو لاوارث حاجی فوت ہو جائے یا سال تک واپس نہ آئے اور اپنی ٹکٹ کی قیمت کا مطالبہ بھی نہ کرے اس کے ٹکٹ کی قیمت بجائے کمپنی کے خزانہ میں داخل ہونے کے مذکورۃ الصدر انجمن کو دیجائے تاکہ وہ حاجیوں کے آرام کیلئے اُسے خرچ کرے

۱۱۔ اس کمیٹی کیطرف سے ایک افسر جدہ میں رہے اور وہ حاجیوں کی مشکلات میں مدد کرے۔ کیونکہ غریب حاجی قنصل خانہ میں ڈرتے مارے گھستے بھی نہیں۔

۱۲۔ اس انجمن کو وقتاً فوقتاً جہازی کمپنی کے دفاتر کے معائنہ کا اختیار دیا جائے تاکہ وہ غیر مستعمل ٹکٹوں کا پتہ لگا سکے۔ ان قواعد کی موجودگی میں امید ہے کہ حجاج کی تکالیف بہت کچھ گھٹ جائینگی۔ کیونکہ ایک تو انہیں کافی سرمایہ ساتھ لیجانا پڑے گا دوسرے اگر کچھ دقت ہو بھی تو واپسی ٹکٹ محفوظ ہوگا۔ اور اس طرح اُنکی آمد یقینی ہوگی ٹھیکہ کی صورت میں ایک کمپنی گورنمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ اور پابند ہوگی کہ جہازوں کو وقت پر موجود رکھے۔ اور بہتر جہاز تیار کرائے۔ اس سے جدہ میں پڑے رہنے کی تکلیف اور جہازوں کی تباہی کا خوف بہت کم ہو جائیگا اور مسلمانوں کی بہتری کا باعث ہوگا۔ نہ اُنکی تکلیف کا۔ اس لئے مسلمانوں کو بجائے گورنمنٹ کے خلاف شور مچانیکے اُسے بہتر شرائط پر انتظام کرنیکی درخواست کرنی چاہیئے۔ ورنہ قیامت کے دن وہ خدا کے حضور میں جوابدہ ہوں گے۔ گورنمنٹ کا اس معاملہ میں آنا مذہب میں دست اندازی نہیں بلکہ اسلامی حکم کی تائید ہے کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے حج صرف من استطاع الیہ سبیلا کیلئے فرض کیا ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ جلسہ کرکے گورنمنٹ سے بہتر انتظام کا مطالبہ کریں اور اس موقعہ کو غنیمت جانکر مفید شرائط کے حصول میں کوشاں ہوں۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس ۔

مذکرات

چین کو کون فتح کریگا

پادری صاحبان بڑے زور سے جدوجہد کر رہے ہیں کہ کسی طرح تمام دنیا کو مسیحی کرلیں۔ اور اسکے لئے مختلف طریق استعمال کر رہے ہیں۔ چین میں اس وقت ڈیڑھ ہزار یتیم بچے مسیحی پال رہے ہیں جو بڑے ہوکر مشنری کا کام کریں گے اور چونکہ بچپن سے مسیحیوں کے ماتحت رہتے ہیں اس لئے اُن کا مذہب اب مسیحی ہی ہے امریکہ کے پادری بشپ ٹیلر کا خیال ہے کہ چین کو ہم ان یتیموں کی وساطت سے فتح کریں گے۔ پادریوں کا ہمیشہ سے ایسا ہی خیال چلا آیا ہے مسلمانوں کی حکومت جب بہادران یوروپ نہ بتا کرسکے تو پادریوں نے بزمانہ حروب صلیبیہ میں ایک بچوں کی فوج بھیجی تھی۔ کہ یہ بوجہ معصوم ہونیکے انہیں شکست دیگی۔ مگر وہ غریب راستہ میں ہی تباہ ہوگئے اور قریباً ایک لاکھ جانیں تلف ہوگئیں۔

ویدوں میں سائنس

ہندوؤں کی قوم بھی عجیب ہے دوسروں پر اعتراض کرنے کے لئے تیار رہے۔ مگر اپنے گھر کی خبر نہیں کہ ہندو سور ماکن کاموں میں مشغول ہیں۔

چنانچہ آجکل ایسے جہاشے پیدا ہوگئے ہیں کہ جو دنیا کے تمام علوم ویدوں سے نکالتے ہیں۔ ادہر ایڈیسن یا مارکونی کوئی ایجاد امریکہ اور یوروپ میں کرتے ہیں ادہر جھٹ ویدمیں بھی وہ نکل آتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ شتے کہ بعد از جنگ یاد آتی ہے اور کبھی سائنس کا ایسا مسئلہ وید سے نہیں نکلا جو اب تک دریافت نہ ہؤا ہو۔ اور اسکی دریافت سے دنیا کو فایدہ پہونچے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یوروپ کے موجدوں نے بعض نہایت صحیح نسخے ویدوں کے چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور جب دل چاہتا ہے ایک نظر مار کر اس میں سے کوئی ایجاد نکال لیتے ہیں ہمارے خیال میں ہندوؤں کو وید پیٹنٹ کرالینے چاہئیں اور آئندہ کسی غیر مذہبی کو دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔ امید ہے کہ اس طریق سے سب ایجادیں ہندوؤں کے گھروں میں آجائینگی۔

انگلستان اور دیگر حکومتیں

حکومت برطانیہ پر لوگ اعتراض تو کرتے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو امن اسکے زیر سایہ رہ اور کہیں نہیں انگریزوں کیطرح فرانس کی بھی نو آبادیاں ہیں جہاں مسلمان آباد ہیں لیکن وہاں ہمیشہ بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں مگر انکی حکومت میں امن و امان ہے فرانس کی نو آبادیاں تنجہ الجزائر مراکش وغیرہ اس بات کی کافی شہادت ہیں۔

ہمارا بادشاہ کون ہے؟

ایک شخص نے رویا میں دیکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اُسے فرمایا ہے کہ تم ہمیں بادشاہ مان لو۔ تو اس پر اُس نے تعبیر پوچھی آپ نے جواب دیا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمیں بادشاہ مان لو یعنے ہمارے حکم مانو۔ اس پر بعض اخبارات شور مچا رہے ہیں کہ مولوی صاحب نے بادشاہت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر ایسی سخن فہمی کے برتے پر قوم کی رہنمائی کا دعوے ہے تو ایسی قوم کا خدا حافظ ہے۔ گورنمنٹ انگریزی ہماری جسمانی بادشاہ ہے اور ہماری جسمانی بہبودی کیلئے اس کی اطاعت ہما فرض ہے۔ مگر وہ تو خود اسبات کا اعلان کرتی ہے کہ ہمیں کسی کے مذہب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر اگر اطاعت مذہبی کے مفہوم کے مطابق بادشاہ کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ خود انگریزوں میں بعض آدمی اپنی کثیر تجارت کے لحاظ سے بادشاہ فولاد اور بادشاہ ربڑ کہلاتے ہیں۔ کیا وہ بغاوت ہے ہم اسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اپنے تمام مذہبی اور اخلاقی معاملات میں ہم ایک خلیفہ کے ماتحت ہیں اور اس کی اطاعت ہمپر فرض ہے مگر جس شریعت نے اسکی اطاعت ہم پر فرض کی ہے۔ اسی نے ہمیں دنیاوی حکومت کی اطاعت بھی فرض کی ہے پھر اس پر اعتراض کیا ہے تعجب تو یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے اپنے گھر کو نہیں دیکھتے جو گورنمنٹ کے خلاف قولی فعلی اعتقادی رنگ میں اظہار نفرت کرنیوالوں کا حق نہیں ہے کہ وہ اس طرح دوسروں پر اعتراض کریں۔ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کرلیں پھر دوسری طرف کا رخ کریں۔

تبتیوں کے لوٹنہیں ماتم

گورنر ستر لچوآن نے اپنے مدمقابل کی طاقت کا موازنہ کرنے اور اپنے آپ کو سمجھنے میں غلطی کھائی اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ مقام ہسیانک چینگ پر چینیوں نے تبتیوں سے شکست کھائی۔ تبتی سروں پر کفن باندھکر مرنے مارنے پر تیار ہوکر میدان جنگ میں گئے تھے انہوں نے جوش جنون میں لڑائی سے پہلے اپنے گھروں کو آگ لگادی اور عورتوں اور بچوں کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا۔ اس کا نتیجہ فتح لازمی تہا۔ کیونکہ جب وہ اپنے گھروں اور اہل و عیال کے متعلق انہیں کوئی امید نہ رہی تو پھر سوا اس کے اور کوئی کام نہ تھا کہ میدان میں جان پر کھیل جائیں۔ ہندوستان میں بعض راجپوتوں نے بعض اوقات ایسا کیا۔ مگر اسلام کے اللہ اکبر نے کچھ پیش نہ جانے دی۔

فتح کے بعد تبتیوں کا کیا حال ہوگا۔ اور اپنی بے وقوفی پر کس طرح ماتم کرتے ہوں گے۔ کہتے تو یہ ہیں کہ فلاں کے گھر میں ماتم پڑ گیا۔ مگر انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کا صفایا کر دیا اب تو ان کے دلوں میں ماتم ہے۔

ہندو مسلمانوں کا افتراق

الشعب نے جو منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار سے انٹرویو چھاپا ہے اس میں لکھا ہے کہ مولوی محبوب عالم صاحب نے فرمایا انگریزوں نے اپنی سیاسی حکمت عملی کے ذریعہ دونو (ہندو مسلمانوں) کے مابین رقابت وحسد پیدا کر رکھا ہے۔" اس کی تردید پیسہ اخبار کے موجودہ ایڈیٹر صاحب نے اپنے قیاسی مکاشفے سے کی ہے اور اپنی طرف سے منشی صاحب کی پوزیشن کو صاف کرنا چاہا ہے۔ خواہ مولوی محبوب عالم صاحب کا کچھ خیال ہو ہم اس الزام کو قبول نہیں کر سکتے۔ کوئی گورنمنٹ اپنی رعایا میں فساد کی آگ مشتعل کروا کے خوش حال نہیں ہو سکتی۔ اگر گورنمنٹ کا یہ منشاء ہوتا۔ تو ہندو مسلمانوں میں اتفاق کی خواہش شہنشاہ ہند کے آخری پیام میں نہ ہوتی۔

باغیانہ لٹریچر کی اشاعت

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ملک کی کچھ بدامنی پھیلانے والی خبیث روحیں ہیں جو آئے دن کوئی نہ کوئی تحریر شایع کر کے بے اطمینانی پھیلاتی رہتی ہیں۔ حال میں ایک مطبوعہ رسالہ آخر الحیات السیف نام کی ضبطی کا حکم صوبہ بہار و اڑیسہ کے گزٹ میں دیا گیا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند کے خلاف بلوہ کرانا اور جرائم کی ترغیب دینا اس کا منشاء ہے۔ جو کسی صورت میں پسندیدہ نہیں۔ اسی طرح ایک انگریزی رسالہ موسومہ اعلان آزادی کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بہی خواہان ملک پر لازم ہے کہ جب انہیں ایسی تحریر یا خیال کا علم ہو تو فوراً گورنمنٹ کے نوٹس میں لاویں۔ تاکہ یہ خبیث پودہ ہندوستان میں جڑ پکڑنے نہ پاوے۔ جس سے ملکی امن خطرے میں پڑ جائے۔

ریاست بڑودہ کی ترقی

ریاست بڑودہ کا ماضی بھی شاندار تھا اس میں ایسے ایسے تجار گزرے ہیں کہ بعض اوقات اپنی دولتمندی کے تفاخر میں انہوں نے سوا لاکھ کی عطر کی شیشی سر پر انڈیل لی۔ اور بیس لاکھ کے قرضے کے کاغذ مہاراجہ کے سر وار کر کے پھاڑ دیئے۔ اب اس کا مستقبل بھی امید افزا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے اس میں بہت سی اصلاحیں ایسی کی ہیں جنکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی دوسری علیا

ہند بھی مطالبات کر رہی ہے۔ مثلاً پنچائتی سسٹم یا یوں کہنا چاہیئے کہ لوکل سلف گورنمنٹ ان تمام گاؤں میں جنکی آبادی ہزار تک ہے۔ نصف ممبر رعایا کے انتخاب سے اور نصف سرکار کی طرف سے نامزد ہیں اور یہ چیدہ افراد حفظان صحت وغیرہ انتظامات کے علاوہ دیوانی اور فوجداری مقدمات کا انفصال بھی کرتے ہیں رپورٹ ۱۲-۱۹۱۱ء سے ظاہر ہے کہ ۹۰ فیصدی مقدمات ان کے روبرو پیش ہوئے اور دو تہائی سے زیادہ حالتوں میں باہمی مصالحت ہو گئی۔ کل مقدمات ۱۲۸۰۰ پیش ہوئے اور اوسط میعاد انفصال مقدمات کی ۲۳ روز ہے۔ یہ طریق دراصل بہت مفید ہے۔ کیونکہ مقامی لوگ جس مقدمہ کی اصلیت کو پہلے ہی سے خوب جانتے ہیں۔ سرکاری عدالتیں اس سے بےخبر ہوتی ہیں۔ یا بہت سی جرح اور قدح و خرچ اخراجات کے بعد اس نتیجہ صحیحہ تک پہنچتی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ پنچ ایمانداری سے کام کریں اور دھڑا بندی و رشوت ستانی ہرگز نہ ہونے پائے۔

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

یہ خدا کی وحی ہے جو اسکے فرستادہ پر ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ ایران میں بالکل امن تھا۔ اور اس کے مستقبل میں ترقی کے آثار تھے اس الہام کے بعد ایوان کسریٰ میں تزلزل پڑا۔ اس کا بادشاہ جلاوطن ہوا۔ اور ملک میں فساد پھیل گیا۔ شمالی ایران روس کے زیر اثر آگیا اور جنوبی ایران کے متعلق چنداں خطرہ نہیں تھا۔ مگر وہاں کے حالات غالباً گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی کچھ نہ کچھ کارروائی کرنے پر مجبور کریں گے۔

چنانچہ حال میں جو بلیو بک شایع ہوئی ہے اسکی بنا پر ٹائمس نے اپنی یہ رائے ظاہر کر دی ہے کہ یا تو ہم جنوبی ایران میں نئے اور خطرناک بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں یا علاقہ مذکور پر سے گو اس قدر فایدہ سے دست بردار ہو جائیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کا اقتدار تو کجا قبایل کا اقتدار بھی درہم برہم ہو گیا ہے ان کی کئی ٹولیاں بن گئی ہیں جو گزرنے والی تجارتی مال پر چھاپے مارتی پھرتی ہیں۔ برٹش گورنمنٹ مداخلت سے متنفر ہے تو اس کا نتیجہ ہے کہ لاکھوں روپے کا نقصان مال تجارت میں ہو رہا ہے خدا ہی ہے جو کوئی صورت بہبودی کی نکالے ورنہ حالات خطرناک ہیں۔

پاگل خانہ کی رپورٹ

۱۹۱۲ء کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۳۳۹ - وارداتوں میں سے ۳۰۹ - کا سبب نشہ کا استعمال تھا۔ نشہ کسی صورت میں مفید نہیں اگر ہم دیوانہ ہوئے بھی تو باقی بھی اپنی صحتوں کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ اسکے علاوہ دوسرے وجوہات سے بیمار

پاگلوں کی ماہانہ اوسط ۱۱۲۷ تھی۔ جو اسبات کا ثبوت ہے کہ یہ طریق علاج پبلک کو پسند ہے۔ اس سال ۱۵۵ صحتیاب ہو کر رہا ہوئے اور وبا و ہیضہ کے باعث قریباً اکیس ہزار روپے کی لاگت پر میں قرنطینہ کے کمرے اور پختہ فرش تعمیر کرنیکی منظوری دیگئی

بیا الٹا کیوں سوتا ہے

کچھ مدت سے مسٹر شوکت علی صاحب بی۔اے کی تحریک سے ہندوستان میں ایک انجمن خدام کعبہ نامی قائم ہوئی ہے۔ جسکی غرض یہ ہے کہ خطرہ کے وقت کعبہ کی حفاظت کیجائے اور اسلامی حکومتوں کو قرضہ دیئے جائیں۔ جہازات بنوائے جائیں بحیرہ قلزم کی حفاظت کریں اور حرمین کو دشمنوں کے حملے محفوظ رکھیں بات تو بہت معقول ہے مکہ کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے مگر جن اصول پر خدام کعبہ نے کام شروع کیا ہے۔ اس پر ہمیں ایک حکایت یاد آگئی۔ کہتے ہیں کہ بیا رات کو الٹا سوتا ہے ٹانگیں اوپر اور سر نیچے کر کے۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ تم اس طرح کیوں سوتے ہو۔ تو اس نے جواب دیا کہ رات کو سب لوگ تو سو رہے ہوتے ہیں اگر آسمان گر جائے تو اسے کون اٹھائے اس لئے میں الٹا سوتا ہوں کہ اگر گرے گا تو آخر میری ٹانگوں پر ہی گریگا۔ مفصل بحث انشاء اللہ اگر خدا نے چاہا تو پھر کریں گے۔

معاملہ سیریس ہوتا جاتا ہے

پہلے سنا گیا تھا کہ گورنمنٹ ہائی سکول لدھیانہ کے بورڈنگ ہوس میں مسلم متعلمین کو اذان دینے سے روکا گیا ہے اور ان کے شکایت کرنے پر براہ راست انسپکٹر صاحب کو عرضی بھیجنے کے جرم میں انکو بیدوں سے پٹوایا گیا۔ حالانکہ اذان کی مقدس آواز اور اس کے پاک مطالب کسی مذہب کی توہین کا موجب نہیں اور نہ کسی خدا پرست کی دل آزاری کرتے ہیں۔ اس میں تو خدا تعالیٰ کے بزرگ و برتر ہونے اور نیکی و فلاح کی آنیکی دعوت ہے اب زمیندار میں یہ خبر چھپی گئی ہے کہ جب طالبعلموں نے اپنی پنجوقتہ نماز ایک پاس کی مسجد میں پڑھنی شروع کی تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس سے بھی روک دیا اور حکم دیا کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اگر یہ حالات ہیں تو سخت قابل افسوس اور لدھیانہ کے مسلمان شرفا اگر اس معاملہ میں خموش ہیں تو اور بھی افسوس کی بات ہے۔

نماز باجماعت مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے۔ اس میں کسی قسم کی دست اندازی ہرگز جائز نہیں۔ اور نہ گورنمنٹ کا یہ منشاء ہو سکتا ہے۔ مسلمان شرفاء کو یہ معاملہ پوری تحقیقات کرنے کے بعد بالادست حکام کے کانوں میں پہونچانا چاہیئے۔ تاکہ یہ شکایت بہت جلد رفع ہو جاوے۔

عالم اسلام

مطالبات عرب

لبنچہ سرائے (روس) سے ایک ترجمان ترکی اخبار نکلتا ہے جس میں ایک مضمون شائع ہوا ہے کہ کون صاحب حق ہے۔ یہ مضمون بیروت کے ایک فاضل مسلمان نے لکھا ہوا ہے کہ کون صاحب حق ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے وطنی اخبار بھی یورپ کے اخبار اور تاروں سے نقل کرتے ہیں کہ عرب بیروت شام میں حرکت وجنبش جاری ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ تمام یوروپین جو ممالک اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں حوادث شرق میں دوسروں سے مختلف رائے رکھتے ہیں اور یورپ کے اخبار ان نامہ نگاروں ہی کے لکھے ہوئے مضامین شائع کرتے ہیں جو شرق کے متعلق خبریں کسی خاص غرض کے ماتحت لکھتے ہیں اور جو ان اخبار والوں کے مطلب کے موافق خبریں لکھتے ہیں اس لئے وہ اخبار بغیر کسی تنقید اور چھان بین کے ان کے مضامین شائع کر دیتے ہیں۔ اور اسی لئے مجھے ضروری معلوم ہوا ہے کہ میں خود عرب اور سوریا (شام) کا حال لکھوں جو مجھے خود صحیح طور سے معلوم ہے۔ جس حرکت وجنبش کی خبر آپ کو شام کے متعلق پہنچی ہے وہ فی الحقیقت کوئی جنبش نہیں بلکہ وہ اجتہادی رائے ہے اور ایک وطنی غیرت ہے اور یہ بالکل بدیہی امر ہے کہ ضروری ہے کہ ہر فرد اور ہر اُمت کی کوشش ابتدائی امر میں اپنی مصلحت تک ہی محدود ہو اور خویش بعد درویش اس کے بعد وہ فرد اور وہ گروہ دوسروں کی مدد کے لئے فکر کرتی ہے اور اس کی اعانت کی کوئی راہ نکالتی ہے

ابتک شامی اور عرب اجتہاد فکری اور غیرت وطنی کے متعلق بڑی احتیاط سے کام لیتے رہتے رہے ہیں اور وہ صبر اور بردباری کو اختیار کرتے رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ موجودہ حکومت ایسے مطالبات اور دعاوی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھیگی اور اس میں سخت مشکلات پیدا ہو جائینگی اس لئے وہ اپنے مطالبات کو پیچھے ڈالتے گئے کہ خود حکومت رغبت سے نہ کہ کسی کے ڈر سے اپنے بلاد کی اصلاح کے لئے اُٹھے

لیکن حکومت نے آجتک شامیوں کو کوئی ایسا کام نہیں بتلایا جو کہ اُن کے ملک کی بہبودی اور اقتصادی امور کے متعلق مفید ہو بلکہ حکومت کی طرف سے کوئی امر صادر ہی نہیں ہوا جس سے شامی سمجھ لیں کہ وہ عنقریب ان کے ملک کی اصلاح کے لئے کچھ کرنیکا ارادہ رکھتی ہے اس نے بہت وعدے دیئے لیکن تمام وعدے مواعید عرقوب کیطرح سچے نہ نکلے پس حکومت کا اعتبار جاتا رہا۔ اس میں شک نہیں کہ بلاد شام جبکہ وہ خود اجتماعی اقتصادی اور عمرانی ترقی کے راہوں میں نہیں چلے تو ضرور ہے کہ وہ اس مصیبت عظمیٰ میں مبتلا ہو جس میں دوسرے بلاد عثمانیہ مبتلا ہوئے ہیں اور وہ حرکت اور جنبش جو شام کے باشندوں سے ظاہر ہوتی ہے وہ ایک ایسی حرکت ہے جو ایک زندہ کی ضمیر ہونی چاہیے جو چاہتا ہے کہ ملک شام اجنبیوں کے ہاتھوں میں نہ چلا جائے اور یہ ملک ان عثمانی ممالک میں سے ہے جو ترقی کر گئے ہیں۔ حقیقت صرف اتنی ہے اور جھوٹی باتوں میں سے جو کہ اتحادی اور دیگر دشمنانِ عرب شائع کر رہے ہیں یہ امر بھی ہے کہ شامی سلف گورنمنٹ مانگتے ہیں تا کہ عرب کے حق کا اعلان کر دیں۔ یہ تمام عربوں پر محض افترا پردازیاں ہیں اور اگر ان امور کے عرب خواہشمند ہوتے تو انھیں اس قسم کے بھی کئی موقع مل چکے تھے وہ اس سے اپنی غرض کو پورا کر لیتے لیکن وہ خاموشی کو اختیار کرتے ہیں اور جہانتک انکی طاقت میں ہے دوسری ولایات کی طرح حکومت کی مساعدت کرتے ہیں۔ تمام عرب جو وہاں جمع ہوئے خواہ امیر ہوں یا غریب خاص ہوں یا عام میں نے ان کو خوب غور سے دیکھا کہ وہ دولت عثمانیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ عرب خوب جانتے ہیں کہ تمام کارروائی جو وہ سلف گورنمنٹ کے لئے کرینگے ان سے اجانب کی قوت بڑھیگی نہ کہ وطنیوں کی لیکن وہ روش جس کی وجہ سے اصلاحی انجمنیں بیروت میں قائم ہوئیں کسی بیرونی تحریک کی وجہ سے عربوں نے اختیار نہیں کی بلکہ وہ ان احکام کے صدور کا نتیجہ تھا جو کامل پاشا کی حکومت سے صادر ہوئے تھے۔ لیکن جب انجمن اتحاد و ترقی نے حکومت ہاتھ میں لی تو اس نے سمجھا کہ یہ اصلاحی کمیٹیاں ان کے اغراض کے منافی ہیں اس لئے ان کو بند کر دیا۔ اب پڑھنے والوں پر واضح رہے کہ کس طرح ایک وزارت قانون وضع کرتی ہے پھر وہ وزارت دوسری وزارت کے لئے جگہ خالی کرتی ہے۔ دوسری وزارت پہلی وزارت کے امور کو خلاف قانون قرار دیتی ہے ان تبدیلیوں سے باشندگان ملک پر سوائے اس کے کہ حکومت سے اعتبار اُٹھ جائے اور کیا اثر ہو سکتا ہے۔ بیروت ہی کو لو ایک گورنر آتا ہے تو وہ اصلاح کو لازم کرتا ہے اس کے بعد دوسرا آتا ہے تو وہ پہلے کام کو لغو قرار دیتا ہے اور اسی وجہ سے انجمنوں کے قیام کو بُرا سمجھتا ہے اور اہالی بیروت نے حکومت کا مقابلہ جائز ایجی ٹیشن میں کیا ہے اور انھوں نے صرف تین دن تک بیروت کے بازار بند کر دیئے اور یہ صرف والی بیروت کے حکم کے مقابلہ میں انھوں نے کیا اور انھوں نے سنٹرل حکومت سے درخواست کی کہ وہ ان کی دستگیری کرے مگر اُنھوں نے اپنے کان بند کر لئے اور وہ اپنی پہلی حالت پر قائم ہے اور اپنی رائے کے دفاع پر اَڑی ہوئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ شام کے متعلق مختلف خبریں شائع کرنے کا موقعہ نار اجنبیوں کو ملا۔

یہ میرا کام نہیں ہے کہ میں فیصلہ کروں کہ آیا اس معاملہ میں حق بجانب حکومت ہے یا لوگ لیکن میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ حکومت کی غلطیوں اور خطاؤں کی وجہ سے لوگوں کی نظریں اس سے پھر گئی ہیں۔

انصار اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممبران انجمن انصار اللہ اپنا کام خوب کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں بعض ممبروں کی کوشش سے چھ آدمی احمدیہ جماعت میں داخل ہوئے۔ منشی برکت علی صاحب شملہ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب قادیان۔ میاں وزیر محمد صاحب اور میاں خدا بخش صاحب لاہور سے جماعت انصار اللہ میں نئے داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں بھی اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے بڑھ بڑھ کر موقعہ دے۔ احباب اپنی فہرستوں میں ان کا نام لکھ لیں۔ فیروز پور کے حلقہ کے سکرٹری صاحب منشی فرزند علی صاحب کی رپورٹ آئی ہے آپ تبلیغ میں مشغول ہیں مگر افسوس کہ ان کے حلقہ سے صرف دو انصار نے رپورٹ دی ہے سیالکوٹ کے حلقہ کے سیکرٹری چودھری مولا بخش صاحب بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب ان کے حلقہ کا کام کچھ سست ہو گیا ہے وزیر آباد کے انصار نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی جیسا کہ لکھا جا چکا ہے چودھری فتح محمد صاحب انصار اللہ کو انصار کی طرف سے خواجہ صاحب کی مدد کے لئے ولایت بھیجا گیا ہے شیخ عبد الرحمٰن صاحب انصار اللہ اور ایک اور انصار اللہ مصر کو بھیجے جائینگے۔ انشاء اللہ تاکہ واپس آکر مدرسہ احمدیہ کی خدمت کریں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جماعت انصار اللہ ایک تفرقہ کا موجب ہے اور ایک نئی جماعت ہے ان کے اعتراضوں کا جواب انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا۔ انصار اللہ تبلیغ سلسلہ کے کام کیطرف زور سے متوجہ ہوں۔

روس میں مسلمان ۔ روس کی کل آبادی سترہ کروڑ نفوس ہے اور آبادی کے لحاظ سے روسیوں کے بعد مسلمان دوسرے درجے پر ہیں۔ اس حکومت کے زیادہ تر ۵ فیصد ہیں مسلمانان روس کے اکثر حصے کی زبان ترکی ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

اسلام صداقت کا طالب ہے

اسلام کیا چاہتا ہے؟ کیا یہ کہ ہم مسلمان ہو جائیں اور اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھائیں یا یہ کہ اسلام کے پیروؤں کی تعداد دوسرے مذاہب سے زیادہ ہو جائے اور اسطرح یا اس لیے نبی کریم کی عزت ہو۔ نہیں یہ نہیں بلکہ اسلام ہم سے صداقت کا طالب ہے اسلام سچائی کا خواہاں ہے اسلام جرأت و حریت چاہتا ہے۔ اسلام قربانی چاہتا ہے اسلام اخلاص چاہتا ہے دیانت و امانت چاہتا ہے ہدایت و رشد چاہتا ہے۔ تقویٰ و طہارت چاہتا ہے۔ تزکیہ نفس چاہتا ہے۔ بدیوں کی اصلاح چاہتا ہے۔ حق و راستی چاہتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فضیلت دیتی ہے۔

اسلام پر جہاد کا اعتراض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام جہاد کا قائل ہے اور جہاد کے یہ معنی کرتے ہیں کہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے مگر ان معنوں کے لحاظ سے اسلام قطعاً جہاد کا قائل نہیں جس شخص کو زبردستی بزور تلوار مسلمان کیا جائیگا وہ تو دل میں اسلام کو برا جانتا ہوگا مگر اسلام تو ایک منٹ کے لیے بھی ایسے انسان کی رواداری نہیں کرتا جس کا اندر و باہر برابر نہوں بلکہ ایسے سخت قبیح و برا مانتا ہے۔ اور یہ اسلام کی سچائی کا ثبوت ہے۔

دنیا کیا چاہتی ہے میں دیکھتا ہوں کہ دنیا یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح ہمارے ہم خیال بہت سے ہو جائیں اور اگر ہم خیال نہوں تو ہم نام ضرور ہو جائیں۔ مسیحیوں کی تبلیغی کوششیں تمام کی تمام اس بات کے لیے لگی ہوئی ہیں کہ مردم شماری میں مسیحیوں کی تعداد دوسروں کی نسبت اچھی رہے اور وہ دوسرے مذاہب سے تعداد میں زیادہ ہو جائیں اس لیے وہ بجائے صداقت و راستی کے پھیلانے کے اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ لوگ مسیحی نام رکھا لیں اور ادنیٰ اقوام کو روپیہ وغیرہ کے لالچ سے اور تعلیم کے دھوکے سے مسیحی بناتے ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو صرف اسوجہ سے مسیحی ہو گئے کہ وہاں تعلیم کا انتظام ان کے لیے اچھا ہو سکتا تھا اور انکے مسیحی بنانیوالے اس بات کو خوب جانتے تھے کہ یہ مسیح کیلئے نہیں بلکہ تعلیم کیلئے مسیحی ہوتے ہیں۔ بعض کو خوبصورت عورتوں کے لالچ سے مسیحی کیا جاتا ہے بعض کو ملازمتوں کے دھوکے سے پھنسایا جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ مسیحی مذہب پردہ سے عورت کو آزاد کرتا ہے تم اس میں داخل ہو۔ غرض کہ طرح طرح کے سبز باغ ہیں جنہیں دکھا کر بہت سے لوگ مسیحی بنائے جاتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ پھر کیا ان تمام کارروائیوں کے سبب سے مسیحی ہونیوالے سچائی اور صداقت کے لیے مسیحی ہوتے ہیں۔ نہیں اسلئے نہیں بلکہ اپنے اغراض کو پورا کرنے کے لیے اور ان کے مسیحی بنانیوالے بھی خوب جانتے ہیں کہ یہ کیوں مسیحی ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ انھیں صرف تعداد کی زیادتی مقصود ہوتی ہے اسبات کو برا نہیں سمجھتے۔ اسیطرح میں دیکھتا ہوں کہ پچھلے موقعہ پر جبکہ کونسلوں کی ممبریوں کا سوال تھا تو ہندوؤں میں بڑا شور پڑا تھا کہ ادنیٰ ذاتوں کو اپنے اندر شامل کریں تاکہ کونسلوں میں انکے قائمقام زیادہ ہوں وہ لوگ جنکو وہ پہلے چھونا بھی پسند نہ کرتے تھے اور جنکو نہایت گندے اور برے اور حق سے دور جانتے تھے انھیں ہندو قرار دینے کی صرف یہی وجہ تھی کہ انکی تعداد زیادہ ہو جائے اور کونسلوں میں انکے ممبر مسلمانوں سے بہت زیادہ تعداد میں ہوں مگر کیا گونڈ بھیل اور چمار واقعی ہندو ہوتے ہیں۔ انہیں سے بہت ایسے ہیں جو وید کو نہیں مانتے لیکن اس کی پرواہ کسی کو نہ ہوتی ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ مردم شماری میں وہ ہندو کہلائیں اس سے بھی بڑھکر تماشا یہ تھا کہ سکھ کہتے تھے کہ ہم ہندو نہیں ہیں مگر ہندو دستور بچلاتے تھے کہ ان کی نہ سنو یہ ہندو ہی ہیں جبکہ خود اہل مذہب کہتے ہیں کہ ہم ہندو نہیں ہیں تو انھیں زبردستی ہندو کہنا کسطرح درست ہو سکتا تھا مگر سوال تو یہی تھا کہ کسی مردم شماری میں ہماری تعداد زیادہ ہو۔

اسلام اس کے خلاف ہے مگر خدا کا مذہب سچا دین اسلام اسبات کو نہایت برا جانتا اور مذہب کو دل سے متعلق کرتا ہے اسلام اسبات سے ہرگز خوش نہیں ہوتا کہ ہم ظاہر میں اپنے آپکو مسلمان کہیں لیکن دل میں اس کے خلاف ہوں۔ اسلام کبھی اسبات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک ایسی جماعت کو مسلمانوں کے اندر شامل کریں جو در حقیقت سچائی کی معتقد نہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون۔ جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو خدا کا رسول ہے (اور اللہ جانتا ہے کہ تو اسکا رسول ہے) لیکن خدا اسبات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ اللہ اللہ کیسی سچائی ہے کیا صداقت ہے خدا تعالیٰ رسول کریم کی صداقت کا ثبوت دیتا ہے۔ منافق بھی کہتے ہیں کہ یہ رسول ہے لیکن خدا فرماتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم انکی بات کی کچھ قدر نہیں کرتے کیونکہ یہ دل سے تو ایسا اقرار نہیں کرتے۔ اگر صرف ظاہر سے اسلام خوش ہوتا تو ایسے لوگوں کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا جاتا کہ مسلمانوں کی تعداد اور بڑھ گئی ہے اور ایک اور جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہنے لگ گئی ہے لیکن اسلام کی غرض دنیا میں مسلمانوں کی تعداد بڑھانی نہیں بلکہ اس کی غرض یہ ہے کہ لوگ اپنی شرارتوں اور بدیوں کو چھوڑ کر راہ راست پر آئیں اور اس خدا کی پرستش کریں جو پاک اور نقائص سے منزہ ہو۔ نیکے سبب سے اپنے ہر ایک سچے پرستار سے یہی چاہتا ہے کہ وہ بھی پاک ہو اور بدیوں سے متنفر ہو۔ پس اسلام کبھی اسبات پر راضی نہیں ہوتا کہ لوگ منہ سے تو یہ کہدیں کہ وہ اسلام کو مانتے ہیں اسکا اقرار بھی کریں اور اسکی تائید بھی کریں لیکن دل سے متنفر ہوں وہ ایسے لوگوں کی تمام کوششوں کو باطل قرار دیتا ہے اور اپنے خوش ہونے کے بجائے انکی نسبت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔

ذرا اس تعلیم کا ان کوششوں سے مقابلہ کرو جو دیگر مذاہب کے پیرو ان اپنے مذہب کی اشاعت کے لیے کر رہے ہیں یہ تو لوگوں کو خود دیگر بلاتے ہیں اور اسلام ان کو بھی جو اسکے پاس اپنی مرضی سے آتے ہیں اور زبان سے اس کی سچائی کا اقرار کرتے ہیں یہ فتویٰ سناتا ہے کہ خدا کی درگاہ میں تم تبھی برگزیدہ ہو گے جب تم سچے دل سے یقین لاؤ کہ اسلام سچا ہے ورنہ صرف زبانی بلکہ ظاہری نصرت اور مدد بھی کسی کام کی نہیں اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ ان لوگوں کو تم اپنے اندر شامل نہ کرو جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم تم میں شامل ہیں بلکہ یہ بھی فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے اندر شامل نہ کرو جو زبان سے اقرار کرتے ہیں مگر دل سے نہیں مانتے اور اس کی یہی وجہ ہے کہ اسلام کا خدا ظاہرداری کو پسند نہیں کرتا اور چھلکے پر خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے سچے دل اور پورے یقین کے ساتھ راستی اور صداقت کو پیار کریں اور جھوٹ کے نزدیک بھی نہ جائیں اور دروغ سے قطعاً پرہیز کریں کیا یہ اسلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت نہیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ حق و راستی کا بھرا ہوا مذہب ہے۔ خدا کا بھیجا ہوا مذہب ہے اور وہ

"ان الدین عند اللہ الاسلام"

تصدیق المسیح

المشابہتہ بین السلسلتین الموسویۃ والمحمدیۃ

(۲)

موسیٰ علیہ السلام کے آخری خلیفہ حضرت مسیح علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں تشریف فرما ہوئے تھے ایسا ہی مثیل موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مثیل مسیح علیہ السلام تشریف لائے۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے وقت یہودی دنیاوی سلطنت کھو چکے تھے ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہود ہذہ الامۃ ظاہری سلطنتوں کو قریبًا ہاتھ سے دے چکے تھے۔ جیسا کہ وہ اجنبی سلطنت کے زیر سایہ اپنا کام کرتے رہے ایسا ہی مسیح موعود علیہ السلام اجنبی سلطنت یعنی سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ اپنا کام کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے تمام سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ کے مثیل بنا دیا ہے تاکہ ظاہر پرستوں کی حجتوں کا بالکل قلع قمع کر دیا جاوے۔ کیونکہ جب خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کفار مکہ کی طرف نہیں بھیجے گئے اور نہ ان کے جانشین موسیٰ علیہ السلام کے جانشینوں کو دوبارہ زندہ کر کے بھیجا جاویگا تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام آخری خلیفہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جبکہ ہر جگہ مثیل سے کام لیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آخری خلیفہ کا بھی مثیل ہی کیوں نہ بھیجا جاوے۔ کیا وہ خدا جو مثیل موسیٰ بنا سکتا ہے کیا وہ خدا جو مثیل داؤد و سلیمان اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل علیہ السلام بنا سکتا ہے وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بھی مثیل ہی دنیا میں بھیجے۔ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنا مثلا لبنی اسرائیل اور دوسری جگہ فرمایا رسولا الی بنی اسرائیل وہ بنی اسرائیل کے لئے تو ان کے لئے نمونہ تھا۔ یہاں وہ نمونہ کام نہیں دے سکتا۔ یہاں دنیا بھر کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔ جبکہ اس کا بانی صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا تو کیسے اس کا پیرو تمام دنیا کے لئے ہو سکتا ہے یہاں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہونا چاہئے اور انہیں کے غلام کو یہ فخر حاصل ہو سکتا ہے۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا جس کی شان میں وارد ہے

سورۃ نور میں صادق خلیفہ کے علامات بیان فرمائے گئے ہیں وہ تمام کے تمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صادق آتے ہیں۔ خلفاء حقہ کی چار علامات آیہ استخلاف میں بیان فرمائی گئی ہیں

(۱) تمکین دین۔ کیا کوئی عقلمند بشر ہے جس کے سر میں عقل اور انصاف ہو جو اس بات سے انکار کرے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی خلیفہ مرسل مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دین اسلام کو طاقت اور تمکین نہیں پہنچی۔ اس کا غیر احمدیوں کو بھی اعتراف ہے والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۲) خلفاء پر خوف آئیگا ان کے خوف کو اللہ تعالیٰ امن سے بدل دیگا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انواع واقسام کے خوف نہیں آئے؟ کیا تمام دنیا نے ناخنوں تک زور نہیں لگایا کہ خدا کے اس سلسلہ کو دنیا سے نابود کر دیں مگر کیا دنیا دیکھتی نہیں ہے کہ اس خلیفہ برحق کے خوف امن سے بدل گئے خوفوں کے لئے ہونے کے طور پر ہر مذہب ہندو عیسائی اور مسلمانوں کے مقدموں پر غور کرنا چاہئے

(۳) خلفاء اللہ ہی کی عبادت کرینگے یہ شرک سے سخت بیزار ہونگے۔ کیا کوئی ہے جو حضرت صاحب کی کسی تقریر یا تحریر سے ثابت کر سکتا ہے کہ حضرت صاحب شرک کے حامی تھے۔ ہرگز نہیں وہ شرک کے سخت مخالف تھے اور توحید اور عبادت الٰہیہ کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی

(۴) ان کے مخالف بدکار ہوتے ہیں۔ کیا یہ بات اظہر من الشمس نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین میں بدکاری بکثرت ہے عجیب بات ہے کہ حضرت صاحب کے مخالفوں کے حصہ میں جھوٹ آیا ہوا ہے۔ انکو سچ بولنا نصیب ہی نہیں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ علامات اور بجز تماما حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں پھر آپ سے انکار کرنا کیا معنی رکھتا ہے سوائے اس کے کہ کہا جاوے کہ لوگوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے اور قرآن کریم کے اس مقولے کے بالکل مصداق بنگئے ہیں جہاں کہ بیان فرمایا گیا ہے وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القران مھجورا اور تبھی تو یہ مصائب اور شدائد اور بلائیں اور جفائیں اتر آرہی ہیں نسوا اللہ فنسیھم انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے اور خدا نے ان کی نصرت کرنی اور مدد بھی چھوڑ دی ہے

ہمارے سارے بیان کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں اور خلفاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم مثل خلفاء موسیٰ علیہ السلام ہیں اور آخری خلیفہ محمد مثیل آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور تمام علامات اور دلائل جو قرآن کریم نے سچے خلیفہ کے لئے مقرر فرمائے ہیں وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پائے جاتے ہیں ان سے انکار کرنا قرآن کریم سے انکار کرنا ہے۔ خدا ہمیں ایسے ابتلاء سے بچاوے جس سے قرآن ہی ہاتھ سے جاتا رہے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مشکوۃ کی پہلی حدیث کا ترجمہ

ما الایمان | فرمایا یہ کہ اپنے خدا کو تو مان لے
ذات و صفات و فعل میں یکتا ہی جان لے
اس کے ملائکہ کی جو تحریک ہو کبھی
تعمیل اس کی چاہئے کرنی اسی گھڑی
اس کی کتابوں اس کے رسولوں کو مان لے
اور یوم آخرۃ کو بھی سچا ہی جان لے
نیکی کا بد نیک بدی کا برا سمجھ
دکھ سکھ جہاں میں بھیجے والا خدا سمجھ
کہنے لگا کہ آپ نے واللہ سچ کہا
احساں کے معنے بھی مجھے سمجھائیے ذرا

ما الاحسان | فرمایا یہ کہ بندگی اللہ کی تو کرے
گویا کہ دیکھتا ہے اسے اپنے سامنے
گر یہ نہیں تو اتنا تو لازم ہے بالضرور
سمجھے کہ دیکھتا ہے مجھے خالق غیور

علم الساعۃ | پھر پوچھنے لگا کہ کب آئیگی وہ گھڑی
جس کا خدا نے وعدہ کیا تجھ سے اے نبی
فرمایا کیا خبر مجھے اللہ ہے جانتا
سائل سے بڑھ کے اس کا نہیں ہے مجھے پتا
یہ سن کے عرض کی کہ نشاں ہی بتائیے
کچھ کچھ تو حال اس کا ہمیں بھی جتلائیے

امارات الساعۃ | فرمایا دیکھ لوگے مری قوم سربلند
اور لونڈیوں کے بطن سے سردار ہوشمند
یہ خستہ حال لوگ جو ریوڑ چراتے ہیں
دیکھو گے تم عمارتیں کیسی بناتے ہیں
سر پیر انکے ننگے ہیں لیکن وہ عنقریب
اب تاجدار ہونگے نہایت ہی خوش نصیب

من السائل | سنکر چلا گیا تو نبی پاک نے کہا، معلوم کیا عمر کو ہے سائل یہ کون تھا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کیا خبر مجھے، اللہ اور رسول کے راز دان ہو سکے، جبریل تھا حضور نے فرمایا سب سنو، آیا تھا تا سکھائے تمہیں دین دوستو

(اکمل)

امر بالمعروف

فساد سے بچو

کون چاہتاہے کہ اسکے حکّام اس سے ناراض ہوں

ہر ایک انسان چاہتا ہے کہ اس کے بڑے اس سے محبت کریں اور حکام کی ناراضی کی بجائے وہ ان کی رضا کا جاذب ہو جائے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسیطرح وہ ان سے خوش ہوں اگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہندوستان کے ہزاروں خیراتی اور قومی کام صرف حکّام کو خوش کرنے کیلئے ہورہے ہیں بعض اداسکول بنواتے ہیں ہزاروں روپیہ اپنی گرہ سے اپر خرچ کرتے ہیں اور صرف غرض اتنی ہوتی ہے کہ لاٹ صاحب یا کمشنر صاحب کسی موقعہ پر یہ بیان کردیں کہ فلاں شخص بڑا اچھا آدمی ہے اور اس نے ملک میں تعلیم پھیلانے کے لئے بہت سی مفید کوششیں کی ہیں اسپر وہ پھولے نہیں سماتے اور حکام کی چھٹیاں لیکر پھرتے ہیں کہ فلاں صاحب نے مجھے یوں لکھا اور فلاں نے میری خدمات کا اعتراف کیا وہ جانتے ہیں کہ اس اعتراف خدمات کا نتیجہ اور افسروں سے تعلق کا انجام انکے لئے بہتر ہوگا اور وہ یا انکی اولاد کسیوقت ان چھٹیات سے جو حکام سے انھوں نے حاصل کی ہیں مستفید ہونگے۔

خدا کی خوشنودی سب سے زیادہ ضروری ہے

جب ان دنیاوی حکام کی خوشنودی انسان ان کوششوں کے ساتھ حاصل کرتا ہے تو خدا کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے اسے کیا کچھ نہ قربان کردینا چاہیئے یہ دنیا کیا ہے اور اس کے اموال وامتعہ کیا حقیقت رکھتے ہیں گمر انکے حاصل کرنے اور دُنیا کی چند روزہ زندگی کے آرام کیلئے ہم اپنے حکام کو خوش کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکی کوئی فکر نہیں ہوتی اور اس کی رضا کے حاصل کرنے کی طرف اتنی بھی توجہ نہیں ہوتی جتنی ایک تحصیلدار یا مجسٹریٹ کی رضا حاصل کرنیکی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان اللہ لا یحب المفسدین اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوںسے محبت نہیں کرتا لیکن اس فرمان کے ہوتے ہوئے لوگ فساد کرتے ہیں اور ایکدوسرے کے خلاف منصوبوں سے باز نہیں آتے بلکہ روزبروز ترقی کرتے ہیں کیا اگر حکّام سلطنت کیطرف سے اس قسم کا کوئی اعلان ہوجائے کہ ہم فلاں بات کو پسند نہیں کرتے تو کیا لوگ ایسی ہی بے توجہی کریں جیسی کہ اس حکم کے پورا کرنے میں بے توجہی کا اظہار کرتے ہیں ۔ شاید اس بے توجہی کی وجہ یہ ہے کہ یہ دُنیا کے حکام تو نظر آتے ہیں اور سامنے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نظر نہیں آتا اور نظروں سے پوشیدہ ہے مگر یہ کوئی وجہ ہے؟ جب وہ اپنی طاقتوں کا اظہار ایسے رنگ میں کرتا ہے کہ اسمیں کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا تو پھر اسکی قدرتوں سے کون منکر ہو سکتا ہے جبکہ نہایت محدود اختیار والے حکام کی خوشنودی حاصل کرنیکا ہمیں اس قدر خیال رہتا ہے تو پھر اس قادر مطلق خدا کی خوشنودی کے حاصل کرنے کی ہمیں کسقدر زیادہ فکر ہونی چاہیئے۔ دنیاوی حکام ہمیں کیا نقصان اور کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں یہی نہ کہ اپنے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو جیل میں ڈالدیتے ہیں یا ایک شہر یا ضلع یا صوبہ یا ملک سے نکالدیتے ہیں لیکن وہ قید بہت محدود ہوتی ہے اور خدا کی زمین نہایت وسیع ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا کچھ مشکل نہیں لیکن خدا کی بادشاہت سے کون نکل سکتا ہے۔ ایک دنیاوی سلطنت سے بگاڑ کر انسان اسکا ملک چھوڑ سکتا ہے مجرم ہمیشہ بھاگتے ہی ہیں لیکن خدا کے ملک سے اور اس کی بادشاہت سے کون بھاگ سکتا ہے وہ کونسا ملک ہے کہ خدا کو ناراض کرکے وہاں چلے جاؤ گے اور اس کے قبضہ سے نکل جاؤ گے ۔ وہ کونسا بادشاہ ہے جو خدا کے مقابلہ میں تمہیں پناہ دیگا اس سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں اور اس سے بچنے کے لئے کوئی جگہ نہیں تو کیوں اس کی رضا حاصل کرکے اس کے غضب سے مامون نہیں ہوتے وہ فرماتا ہے کہ "ان اللہ لا یحب المفسدین" جو دُنیا میں فساد کرتے ہیں ہم ان سے محبت نہیں کرتے تم فساد چھوڑ کر اسکی رضا حاصل کرو

فساد کبھی کامیاب نہیں ہوتا

لوگ فساد کیوں کرتے ہیں کیا اس لئے کہ کامیاب ہو جائینگے کیا اس لئے کہ اپنے دشمنوں پر مظفر ومنصور ہو جائینگے کیا اس لئے کہ دنیا کی دولت کما لینگے کیا اسلئے کہ عزت ودرجہ حاصل کرینگے اگر ایسا ہی ہے تو وہ غلطی پر ہیں خدا کا حکم توڑنیوالے کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے اس کے خلاف عمل کرنے والے کبھی ترقی نہیں کرسکتے ان اللہ لا یحب المفسدین اگر خدا کا قول ہے اور یقیناً ہے تو پھر فسادی کامیاب کیونکر ہوسکتے ہیں شاید ایک مدت تک ان کو ڈھیل ملجائے اور شروع میں کچھ کامیابی کا چہرہ وہ دیکھ لیں لیکن وہ انکی تباہی کا پیش خیمہ ہوگا اور ان کے ہلاک کرنیکا حربہ وہ اپنی ابتدائی کامیابیوں پر خوش ہوتے ہیں مگر موت کے فرشتے انکی اس خوشی پر تعجب کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ابھی یہ ہمارے پنجہ میں آجائینگے وہ اپنی فتح پر قہقہہ مارتے ہیں مگر تباہی ان کے سر پر کھڑی مسکراتی ہے کہ یہ ابھی میرے شکنجہ میں کسے جائینگے پھر وہ کیوں خوش ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ نہیں جانتے کہ ہمارا انجام کیا ہوگا ۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ خفیہ بدظنیں پھیلانے میں اپنی کامیابی کا راز دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان حربوں سے ہم دوستوں میں پھوٹ ڈالدینگے اور اس ذریعہ سے ہم کامیاب ہو جائینگے۔ مگر وہ کیا جانیں کہ خدا کا وار انکے وار سے پہلے ہی چل جائیگا پیشتر اس کے کہ کوئی تدبیر ان کی پوری ہو خدا تعالیٰ آسمانی نشانات سے اسے ملیامیٹ کر دیگا کیونکہ ان اللہ لا یحب المفسدین وہ مفسدین سے محبت نہیں کرتا بعض لوگ ایسے کام کرتے ہیں کہ جن سے فساد پھوٹ پڑے اور تفرقہ نمودار ہوجائے اور اسمیں ان کی غرض صرف تماشہ دیکھنا ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی کوشش سے کچھ تفرقہ پھوٹ بھی پڑے مگر کیا وہ خود تماشہ دیکھنے کا موقعہ پالیتے ہیں نہیں ہرگز نہیں خدا تعالیٰ انھیں ایسے دکھوں اور مصیبتوں میں ڈالتا ہے کہ خود ان کے گھر میں فساد پڑجاتا ہے وہ خود برباد ہوجاتے ہیں لوگونکا تماشہ دیکھنے کی بجائے انھیں اپنے گھر کے تماشہ دیکھنے کا موقعہ ملجاتا ہے ۔ غرض یہ کبھی نہیں ہوا کہ فسادی کامیاب ہوجائیں رسول کریم کے زمانہ میں بعض بد باطن دروازہ شہر پر بیٹھے رہتے جب کوئی نووارد ملتا اسے کہدیتے کہ فلاں شخص کے پاس نہ جانا وہ ایسا ہے اور ایسا ہے اور ہم چونکہ اس کے قریبی ہیں اسے خوب جانتے ہیں اور اسطرح لوگوں کو رسول کریم کے خلاف اکسا کر فساد کروانا چاہتے تھے لیکن کیا وہ کامیاب ہوگئے۔ رسول کریم کیطرف سے تو کوئی آدمی مقرر نہ تھے جو ان کی باتوں کا جواب دیں مگر خدا تو جانتا تھا باوجود ان کی تمام کوششوں کے وہ کامیاب نہوئے اور آپ کامیاب ہوئے پس خوب یاد رکھو کہ فساد کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ فساد چھوڑ دو ہر ایک بات صفائی کے ساتھ کرو۔ جب تم اپنے حکام اپنے ماں باپ اپنے اساتذہ اپنے بھائیوں اپنی بیویوں بلکہ اپنے بچوں کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کو پسند نہیں کرتے اور اُن کو خوش کرنا چاہتے ہو تو کیا خدا تعالیٰ کا درجہ ان سے بھی گرا ہوا ہے کہ ان کی ناراضگی کا خوف نہیں کرتے اور فسادوں اور تفرقہ بازیوں سے بچتے۔ خوب یاد رکھو کہ فسادی مفلح کبھی نہیں ہوتے ان اللہ لا یحب المفسدین

ہمدردان الفضل توجہ کریں

ہمنے پچھلے پرچہ میں لکھا تھا اور اب بھی ہمدردان الفضل کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی الفضل کے خریداروں کے بڑھانے میں کوشاں ہوں اور کم سے کم ہر ایک خریدار پانچ جدید خریدار مہیا کرے تاکہ الفضل مفید خدمات کے بجالانے کے لئے طیار رہے ۔ **مینیجر الفضل**

تاریخ الاسلام
سیرۃ النبی

اخلاص باللہ خشیت الٰہی

آپ کی ایک دعا آپ کی خشیت الٰہی کا ثبوت ایک دعا سے خوب نکلتا ہے۔ انسان جس وقت لوگوں سے جدا ہو کر دعا مانگتا ہے تو اس وقت اسے کسی بناوٹ کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسوقت کے خیالات اگر کسی طرح معلوم ہو جائیں تو وہ اس کے سچے خیالات ہونگے کیونکہ وہ ان خیالات کا اظہار تخلیہ میں کرتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنّی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بك من فتنۃ المحیا والممات اَللّٰھُمَّ انی اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حَدَّثَ فکذب ووعد فاخلف

اے میرے خدا میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح الدجال کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اے میرے رب میں پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرضہ سے اس دعا کو سنکر ایک شخص نے پوچھا کہ آپ قرضہ سے اسقدر کیوں پناہ مانگتے ہیں فرمایا کہ جب انسان قرضدار ہو جاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بول جاتا ہے اور وعدہ کر کے اس کا خلاف کرتا ہے کیسی پاک دعا ہے۔ آپ کے اندرونہ پر کیسی روشنی ڈالتی ہے اور اس سے کیسا کھلا کھلا ظاہر ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے کیسے خائف تھے کسطرح اس کی حضور گرتے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے پھر اسی سے عرض کرتے کہ مجھ سے تو کچھ نہیں ہو سکتا تو خود ہی فضل کر

خدا تعالیٰ کے غضب سے خوف بڑوں اور چھوٹوں میں کیا فرق ہوتا ہے۔ جن کے پاس کچھ ہوتا ہے وہ کیسے منکسر المزاج ہوتے ہیں آنحضرت جیسے انسان اور ختم نبوت کا دعویٰ قرآن شریف جیسی کتاب اتر رہی ہے نصرت الٰہی کی وہ بھرمار ہے کہ دشمن و دوست حیران ہیں ہر گھڑی پیامِ محبت کے اظہار ہو رہے ہیں حتیٰ کہ بارگاہ خداوندی سے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے کہ الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ اور اسیطرح ارشاد ہوتا ہے کہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ لیکن خشیت الٰہی کا یہ حال ہے کہ آپ فرماتے ہیں واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی خدا کی قسم میں نہیں جانتا باوجود اس کے کہ میں خدا کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ سچ ہے کہ جسے جتنا قرب شاہی نصیب ہوتا ہے اسیطرح وہ خائف بھی زیادہ ہوتا ہے ادھر تو اس بادشاہ دوجہان کا اللہ تعالیٰ کی خشیت میں یہ کمال تھا ادھر ہم آجکل فقراء کو دیکھتے ہیں کہ ذرہ کوئی بات ہوئی اور کہتے ہیں کہ آٹھاروں طبقہ زمین و آسمان۔ ایک ہاتھ میں سونٹا اور ایک ہاتھ میں کچکول گدائی لئے پھرتے ہیں بدن پر ہندو فقیروں کی طرح راکھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ معرفت الٰہی سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں قرآن شریف پر عمل تو الگ رہا ایک آیت بھی پڑھ نہیں سکتے لیکن دعاوی دیکھو تو کہو کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سب کاروبار خدائی انھیں سپرد کر کے آپ علیحدہ ہو گیا ہے یہ تو جہلا کا گروہ ہے پیروں کی بھی ایسی ہی حالت ہے بعض تو فقط اپنی بہشت تو الگ رہی اپنے دستخطی رقعوں پر دوسروں کو بھی بہشت دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کی حالت پر رحم کرے اور ہمیں اس پاک رسول کی اطاعت کی توفیق دے کہ اس کے بغیر نجات نہیں

بدر کا واقعہ بدر کے موقعہ پر آنحضرت سے جو ظہور میں آیا وہ بھی چشم بصیرت رکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے کافی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا کسقدر خوف تھا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر جبکہ دشمن کے مقابلہ میں آپ اپنے جان نثار بہادروں کو لیکر پڑے ہوئے تھے تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے کفار نے اپنا قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرہ لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑی تھی لیکن خدا نے بارش بھیجکر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کر دیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہو گئی اسیطرح اور بھی تائیدات سماوی ظاہر ہو رہی تھیں لیکن باوجود اسکے اللہ تعالیٰ کا خوف آنحضرت صلعم کے دل پر ایسا غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غناء کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بیتاب ہو کر اس کے حضور میں دعا فرماتے تھے کہ مسلمانوں کو فتح دے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی قُبَّۃٍ اَللّٰھم اِنّی انشدك عھدك ووعدك اللّٰھُمَّ ان شئت لم تعبد بعد الیوم فاخذ ابوبکر بیدہ فقال حسبك یا رسول اللہ فقد الححت علیٰ ربِّكَ وھو فی الدرع فخرج وھو یقول سیھزم الجمع ویولّون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ وامر۔ نبی کریم جنگ بدر میں ایک گول خیمہ میں تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدے یاد دلاتا ہوں اور ان کے ایفاء کا طالب ہوں۔ اے میرے رب اگر تو ہی مسلمانوں کی تباہی چاہتا تو آج کے بعد تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہ رہیگا اس پر حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کیجئے آپ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کر دی ہے رسول کریمؐ نے اسوقت زرہ پہنی ہوئی تھی آپ خیمہ سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ ابھی ان لشکروں کو شکست ہو جائیگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے بلکہ یہ وقت ان کے انجام کا وقت ہے اور یہ وقت ان لوگوں کے لئے نہایت سخت اور کڑوا ہے۔ اللہ اللہ خوف خدا کا ایسا تھا کہ باوجود وعدوں کے اس کے غنا کا خیال تھا لیکن یقین بھی ایسا تھا کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی تو باواز بلند سنا دیا کہ میں ڈرتا نہیں بلکہ خدا کی طرف سے مجھے علم ہو چکا ہے کہ دشمن شکست کھا کر ذلیل و خوار ہوگا اور ائمۃ الکفر یہیں مارے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا +

جس جگہ پر عذاب آچکا ہو وہاں آپ نہ ٹھہرتے۔ رسول کریم اللہ تعالیٰ سے اس قدر خائف تھے اور اس کا تقویٰ آپ کے دل پر ایسا مستولی تھا کہ نہ صرف آپ ایسے افعال سے محفوظ تھے کہ جن سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہو اور نہ صرف لوگوں کو ایسے افعال میں مبتلا ہونے سے روکتے تھے بلکہ آپ اُن مقامات میں ٹھہرنا برداشت نہ کرتے تھے جس جگہ کسی قوم پر عذاب آچکا ہو اور ان واقعات کو یاد کر کے اُن افعال کو آنکھوں کے سامنے لاکر جن کی وجہ سے وہ عذاب نازل ہوئے آپ اس قدر غضب الٰہی سے خوف کرتے کہ اس جگہ کا پانی تک استعمال کرنا آپ مکروہ جانتے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لما نزل الحجر فی غزوۃ تبوك امرھم ان لا یشربوا من بئرھا ولا یستقوا منھا فقالوا قد عجنّا منھا واستقینا فأمرَھُمْ ان یطرحوا ذالك العجین ویھریقوا ذالك الماءَ جب آنحضرت غزوہ تبوک کے موقعہ پر مقام حجر پر اترے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی نہ پئیں اور نہ پانی بھریں یہ حکم سنکر صحابہ نے جواب دیا کہ ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے اور پانی بھر لیا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ اس گندھے آٹے کو پھینکدو اور اس پانی کو بہا دو۔ اس خوف الٰہی کو دیکھو اور دنیا کے سب راستبازوں کی زندگیوں کا اس پاک نبی کی زندگی سے مقابلہ کرو کہ اس میں خوف الٰہی کس قدر زیادہ تھا +
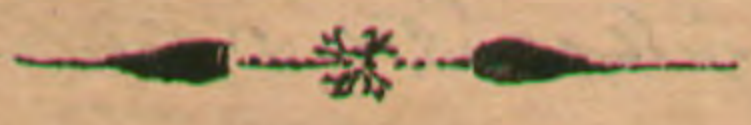
تادیب النساء

تخویف الصبیان

عورت اور تربیت اطفال

عورتوں کا سب سے بڑا کام بچوں کی تربیت ہے اور چونکہ بچے ہر وقت اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس لئے جیسی عمدگی کے ساتھ وہ انکی تربیت کر سکتی ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا حتی کہ باپ جو اسکی تربیت کا ذمہ وار ہے اور استاد جو اسکی تعلیم کا نگران ہے وہ بھی اسکی تربیت ایسی عمدگی کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ باپ تو ماں پر چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا ہے اور استاد کے سپرد بچہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کے چال چلن کا ایک ہلکا ڈھانچہ پہلے تیار ہو چکا ہوتا ہے۔ اور گو استاد کو بہت سے موقعہ بچہ کی اصلاح کے ملتے ہیں۔ مگر پھر بھی جو اثرات کہ نہایت کم سنی سے بچہ کے دل پر مؤثر ہونا شروع کر دیتے ہیں انکی اصلاح اس سے نہیں ہو سکتی۔ اور یہ ماں کا ہی کام ہے کہ وہ پیدا ہونے کے وقت سے بچہ کی ایسی تربیت کرے کہ وہ بڑا ہو کر مفید اور اپنی قوم کے لئے بابرکت بن سکے ورنہ اس میں اور حیوانوں میں کچھ فرق نہ ہو گا۔ یہ والدہ ہی کا فرض ہے کہ ایک دلیر اور مضبوط دل کا طالبعلم استاد کو سپرد کرے۔ اور پھر یہ بھی اسی کا فرض ہے کہ وہ ایک قوی اور شجاع نوجوان ابناء آدم کی خدمت کے لئے تیار کرے۔ اگر وہ اس خدمت کو پورا نہیں کر سکتی اور اس کے بجا لانے میں کوتاہی کرتی ہے تو وہ ملامت کے لائق ہے کیونکہ اس نے بنی نوع انسان میں سے چند نہایت قیمتی اور خوبصورت پھولوں کو پژمردہ کیا اور انکی تربیت میں سستی کرکے بجائے قوم کے لئے مفید بنانے کے آگے ہی حد سے بڑھے ہوئے بار کو گراں سے گراں تر بنا دیا۔

بچوں کی تربیت میں ایک نقص

اگرچہ بچوں کی تربیت کے متعلق عورتوں سے کئی قسم کی کوتاہیاں ہوتی ہیں لیکن اس وقت میں انہیں ایک نہایت خطرناک نقص کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو نہ صرف یہ کہ بچوں کی تربیت میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے بلکہ انکی آئندہ قابلیت کو ایسا تباہ کر دیتا ہے کہ پھر ان میں کسی اصلاح کی قابلیت نہیں رہتی اور اگر وہ بڑے ہو کر کوئی اصلاح کرنا بھی چاہیں تو طبیعت کی بے استقلالی انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی۔ یہ نقص کیا ہے؟ بچوں کا ڈرانا۔

بعض مائیں اپنے آرام کی خاطر ذرہ بچہ رویا اور اسے کسی وہمی چیز کا نام لیکر ڈرا دیتی ہیں۔ اور اسے چپ کرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بچہ ضد کرتا ہے اور وہ اسے خوف زدہ کرکے اپنے ڈھب پر لانا چاہتی ہیں۔ بیشک اس وقت بچہ خاموش بھی ہو جاتا ہے۔ اور اپنی ضد بھی چھوڑ دیتا ہے لیکن اس ذرہ سے فائدہ کے لئے اس کی قابلیت اس کی جرأت اس کی دلیری اسکے استقلال کو ہمیشہ کیلئے ملیا میٹ کرکے غارت کر دیا جاتا ہے اس فائدہ کی مثال وہی ہے جو شراب اور جوئے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں شراب اور جوئے کی نسبت فرماتا ہے کہ اثمهما اكبر من نفعهما۔ ان کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم ان کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح بچوں کو ڈرانے سے اگر کوئی وقتی فائدہ ہوتا ہے تو اس فائدہ کے بدلہ انہیں ایسا خطرناک نقصان پہنچ جاتا ہے کہ جس کا ازالہ حد امکان سے باہر ہو جاتا ہے۔ والدہ کا تو فرض تھا کہ وہ بچہ کو بچپن سے ہی جرأت و بہادری سکھائے۔ اور اس کے دل میں ہمت و استقلال پیدا کرے۔ نہ کہ یہ طاقتیں جس حد تک طبعًا اس میں موجود تھیں انہیں بھی تباہ کر دے۔ جب کہ اس وقت سے جبکہ وہ دودھ پیتا ہے اور ابھی نیک و بد کی تمیز نہیں جانتا۔ بزدلی ڈرپوکی کم ہمتی کی تعلیم دیجائے گی تو بڑا ہو کر اس نے کرنا ہی کیا ہے۔ وہ تو بجائے دنیا کے لئے مفید ثابت ہونیکے مضر ہو گا۔

بچوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے چھڑاؤ

دکھ اور مصیبت تو یہ ہے۔ کہ نہ صرف مائیں اس بے رحمی کے عمل کی مرتکب ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ تو شاید کبھی کسی وقت بچوں کو ڈراتی ہیں۔ ایک جماعت اور بھی اس کام کو کرتی ہے اور بعض لوگوں نے بچوں کا ڈرانا یہی سمجھ رکھا ہے کہ انہیں ڈرا کر تماشا دیکھا جائے۔ اور وہ اسے دل لگی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ دل لگی ایسی ہی ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ ؎ "ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھیری"۔ بچہ کمزور بچہ نادان بچہ سہم کر ادھ موا ہو جاتا ہے۔ اور یہ ظالم اسے ڈرا ڈرا کر اپنا دل خوش کرتے ہیں۔ ایسے ظالموں کو دیکھ کر بعض بڑی عمر کے بچے بھی اس دل لگی سے اپنی طبیعت بہلانے میں کچھ مضایقہ نہیں دیکھتے۔ ع

"چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی" اور اس طرح بہت سے ظالموں کے بیچ فولادی میں ایک نازک ماں پھول سے بھی زیادہ نازک دل جسے ابھی دنیا کی ہوا بھی نہیں لگی ہوتی مرجھا کر رہجاتا ہے اور دنیا ایک قیمتی انسان سے محروم ہو جاتی ہے۔ بچوں کو ڈرانے والے لوگ ظالم ہیں ماور ظالموں میں سے بھی بدترین قسم کے ظالم ہیں اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے انہیں مفید اور قابل خدمت بنانے کے لئے انہیں ان ظالموں کے ہاتھوں سے بچاؤ۔ اور بجائے خوف زدہ کرنے کے ان کے دلوں میں جرأت و ہمت پیدا کرو۔ قتل و غارت کی مثالوں سے بھی زیادہ یہ نظارہ خوفناک ہے۔ کہ ایک کم سن بچہ جو بالکل دنیا کے گرم و سرد سے ناواقف ہے۔ سہما ہوا کھڑا ہو اور ایک دیو ہیکل انسان اس نادان بچہ کے سامنے کسی نامعلوم غیر مرئی شے کا نام لے لیکر اسے ڈرا رہا ہے اور خود بھی ایسی علامات ظاہر کر رہا ہے کہ گویا وہ خود بھی ڈر رہا ہے بچہ جب دیکھتا ہے کہ یہ آدمی جو کسی وقت میرا محافظ ہو سکتا تھا۔ خود بھی ڈر رہا ہے تو اسکی جان پر بن جاتی ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ معلوم کہ یہ ہوّا یا بلا یا بھیجا۔ جسکی آمد کا یہ شخص اظہار کر رہا ہے۔ کیا ہو گی۔ اور مجھ سے کیا سلوک کرے گی۔ اور اس کے سینہ میں ایک چھوٹا سا دل کلی کی طرح چٹک کر رہجاتا ہے۔ شاعر کلیوں کے چٹکنے کی آواز سننے کی تو کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس بے زبان بچے کے دل کے ٹوٹنے کی آواز سننے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ اور اس کا نتیجہ خطرناک سے خطرناک ظاہر ہوتا ہے اسلئے میں ان تمام عورتوں کو جنہیں اپنے فرائض ادا کرنے کا خیال ہے۔ اسی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس ظلم سے خود بھی باز آئیں۔ اور دوسرے ظالموں کے ہاتھوں سے بچوں کو بچائیں اور بجائے بچہ کو بزدل بنانیکے دلیر و بہادر بنائیں۔ تاکہ وہ دین و دنیا میں مفید ہو سکیں۔

قیمت بذریعہ منی آرڈر ۔ یہ بہت عمدہ طریق ہے جو صاحب اخبار جاری کرانا چاہیں منی آرڈر بھیجدیں وی پی کے ذریعہ بہت دیر لگتی ہے اور بعض اوقات دو دو مہینے روپیہ وصول نہیں ہوتا اور بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے وی پی واپس بھی آ جاتا ہے اسکا فریقین کا

خلافت اسلامیہ

وہ پچھلے پرچہ سرداروالا گوہر صاحب کے مضمون کا خلاصہ دیئے اور اس پر مناسب ریمارک کرنے کے بعد ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اگلے ہفتہ انشاء اللہ خلافت اسلامیہ کے متعلق اپنی تحقیقات لکھیں گے سو الحمدللہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کے پورا کرنے کا موقعہ دیا۔

دنیا میں ایک حاکم اور اُسکے ماتحت حُکّام کی سوا گذارہ نہیں

انسان تو آزادی پسند ہے۔ اگر سوائے بادشاہ کے گذارہ ہو سکتا تو یہ ضرور اس طرح رہنا چاہتا۔ لیکن حاکم کا سایہ سر سے اُٹھا اور فساد ہونے شروع ہوئے کوئی کسی کو قتل کرتا ہے کوئی کسی کا مال لوٹ لیتا ہے کوئی کسی کی جائداد پر قابض ہو جاتا ہے کوئی کسی کو اپنا خادم اور غلام بنا لیتا ہے کوئی کسی کی عزت آبرو کو غارت کرنیکی کوشش کرتا ہے غرضکہ ہر ممکن سے ممکن طریقہ سے ایک دوسرے کو نقصان پہونچانیکی کوشش کرتا ہے اور اپنی دولت جائداد عزت اور اختیار کو زیادہ کرنا چاہتا ہے اس لئے ایک حاکم کی ضرورت پیش آتی ہے جو صاحب اختیار ہو اور مظلوم کی حمایت کرے اور ظالم کی خبر لے اور حقدار کو اس کا حق دلائے لوگوں نے اپنی اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق مختلف قسم کے حکام تجویز کئے ہیں کہیں تو ایسا کیا گیا ہے کہ ایک شخص کو کچھ مدت کے لئے اختیار دیئے جاتے ہیں۔ وہ اس عرصہ میں انتظام کو قایم رکھتا ہے۔ اس عرصہ کے ختم ہونے پر اس کی بجائے کوئی اور شخص مقرر ہو جاتا ہے۔ کہیں ایک حاکم کی بجائے ایک جماعت مقرر کی جاتی ہے جو آپس کے مشورہ سے امور متعلقہ انتظام کا فیصلہ کرتی ہے۔ کہیں ایک آدمی بادشاہ مقرر ہوتا ہے۔ اور نسلاً بعد نسلاً وہ خاندان حکومت کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کے معاملات میں کوئی شخص مشورہ دینے کا استحقاق نہیں رکھتا کہیں بادشاہ اور مجلس مشیران ایسے رنگ کی ہوتی ہے کہ بادشاہ صرف برائے نام ہوتا ہے اور اصل کام سب پارلیمنٹ کرتی ہے۔ اسلام نے ان تدابیر کے خلاف ایک حاکم اعلیٰ تجویز کیا ہے۔ جو تعین طریق مقرر ہوتا ہے یا اسے خود اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے جیسے آدم نوح و ابراہیم انبیاء یا پہلا حاکم اُسے مقرر کرتا ہے یا مدبرین حکومت اُسے منتخب کرتے ہیں یا ان سب حکام کو حکم ہے۔ مناسب لوگوں سے امور مملکت میں مشورہ طلب کیا کریں۔ یہ بلکہ خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن کریم میں ارشاد ہے وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین۔

یہ حاکم اپنی وفات تک اپنے عہدہ پر قایم رہتا ہے۔ اور انسانوں کا اختیار نہیں کہ اُسے الگ کر سکیں۔ کیونکہ اس کا انتخاب خدا کا یا اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ کا انتخاب قرار دیا گیا ہے اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خلیفہ ہم بناتے ہیں۔

اسلامی خلیفہ کا طرز حکومت

اس زمانہ میں جبکہ پارلیمنٹوں کا زور ہے اور لیبرٹی لبرٹی کے آوازہ کسے جارہے ہیں آزادی بیچ و پکار زوروں پر ہے حریت کی صدائیں افق عالم میں گونج رہی ہیں۔ مسلمانوں میں بھی اس مسئلہ پہ بحث شروع ہو گئی ہے کہ خلافت اسلامیہ کیا چیز ہے۔ اور اکثر فدائیان یورپ اور شیدائیان تہذیب جدید اسلام میں بھی پارلیمنٹ کا وجود دکھانے میں کوشاں ہیں۔ اور آیات و احادیث اور خلفاء الراشدین کے عمل سے اپنے اقوال کے ثبوت بہم پہنچاتے ہیں گو میرے خیال میں اس کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ اتنا کہدینا کافی تھا۔ کہ تاریکی یورپ کا میلان طبع اس قسم کی حکومت کی طرف ہے۔ اسلئے ہمارا حاذق کام بھی فرض ہے کہ اس کی ہاں میں ہاں ملائیں اور اسی رنگ میں رنگین ہوں جس سے انکا مطلوب مزین ہے۔ جو لوگ اس طرز حکومت کی تائید اپنی عقل اور فہم سے کرتے تھے انپر اتنا افسوس نہیں جتنا ان لوگوں پر جو پارلیمنٹ کے لئے حکومت کو اپنی اصلی صورت میں یا بہ تغیر خفیف اسلام کے سر تھوپنا چاہتے ہیں۔ فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون۔

چونکہ یہ فتنہ بڑھتا جاتا ہے اور عام طور پر لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ مختصر طور پر اسلامی خلافت پر اپنی تحقیق یہاں بیان کروں۔

قرآن شریف میں بیان خلافت

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خوشخبری دی ہے کہ وہ بھی اسرائیل کیطرح ان میں بھی خلفاء بنائیگا چنانچہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون

اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے۔ تم میں سے مومنوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنا دیگا۔ اسی طرح جسطرح ان سے پہلی قوموں کو خلیفہ بنا دیا۔ اور ان کا وہ دین جسے خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے قایم کردیگا۔ اور ان کے خوفوں کو امن سے بدل دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور اس کے بعد کفر کرے گا۔ تو ایسے لوگ بدعمل ہو جائیں گے۔ اس آیت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ اسلام میں خلفاء ہوں گے۔ دینی و دنیوی دونوں قسم کے۔ ان کے شرع و طریق کو خداتعالیٰ دنیا میں پھیلائیگا۔ انکی حفاظت کرے گا۔ ان کے منکر گنہگار ہوں گے اور ان کے انکار کی وجہ سے ان کے دل ایسے سیاہ ہو جائیں گے کہ وہ بدکار ہو جائیں گے۔

حدیث میں خلافت کا ذکر

جس طرح قرآن شریف میں خلافت کا ذکر ہے اسی طرح احادیث سے بھی مسئلہ خلافت ثابت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ رسول کریم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے حضرت ابوبکر اور عبدالرحمٰن کو بلا کر لکھ دوں (یعنے خلافت) اسی طرح رسول کریم سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ خداتعالیٰ تجھے ایک کرتہ پہنائیگا (قمیص خلافت) اور لوگ تجھ سے وہ چھیننا چاہیں گے تو اتاریو نہیں۔ پھر آپ کی ایک رویا بھی ہے کہ ابوبکر نے ایک دو ڈول کھینچے اور عمر رضی نے جب کھینچا تو چرسہ بن گیا۔ اور ایک رویا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ پہلے خلافت حضرت ابوبکر کے ہاتھوں میں جائے گی۔ پھر حضرت عمر کے۔ اور حضرت عمر اس کا انتظام خوب عمدگی کے ساتھ کریں گے۔ ان سب حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم نے خود خلافت کا فیصلہ کر دیا تھا اور حضرت ابوبکر عمر رض علی رضی اللہ عنہم کی خلافت پیشگوئیوں کے ماتحت اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت تھی ہوہو

+ × × × × × × × ×

خلافت اسلامیہ کا دستور العمل

جبکہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق اور رسول کریم کے ارشاد کے ماتحت خلافت اسلامیہ قایم ہوئی ہے اور خود صحابہ رضو کا دستور العمل فبھداھم اقتدہ کے حکم سے قرآن شریف نے ہمارے لئے واجب الاطاعت قرار دیا ہے تو پھر کسی مسلمان کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس دستور العمل کے خلاف کوئی اور راہ نکالے اور اگر کوئی وہ سری راہ نکالے گا تو کبھی کامیاب نہ ہوگا بلکہ خائب و خاسر ہی رہیگا برکت اسی طریق خلافت میں ہے۔ جیسے خلفاء راشدین کے زمانہ میں عمل ہوتا رہا یعنے ایک خلیفہ ہو۔

اگر پارلیمنٹ اسلام میں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایک پارلیمنٹ کی خبر دیتا اور رسول کریم بجائے حضرت ابو بکر کی خلافت کے ایک پارلیمنٹ قایم کرتے اور بجائے حضرت عثمان کو خلافت پر قایم رہنے کی نصیحت کرنے کے خلافت سے دست بردار ہونے کی صلاح دیتے۔

عزم خلفاء

خلافت کیا چیز ہے۔ دنیا کی روحانی اور جسمانی اصلاح کے لئے رسول کریم کے بعد آپ کی نیابت کرنی۔ اور جسطرح رسول کریم لوگوں کی جسمانی اور روحانی اصلاح کی طرف متوجہ رہتے تھے خلیفہ کا فرض ہے کہ مخلوق خدا کا نگران رہے۔ ہاں بعض دفعہ خلافت روحانی علیحدہ بھی قایم ہو جاتی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم کو اللہ تعالےٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے وہی ارشاد دوسرے خلفاء کے لئے بحیثیت خلیفہ ہونے کے واجب العمل ہوگا۔ وہ حکم یہ ہے کہ فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ط ان اللہ یحب المتوکلین۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تو ان لوگوں کیلئے نرم ہو گیا ہے۔ ورنہ اگر تو لوگوں کو پراگندہ کر دینے والا سخت دل ہوتا تو لوگ تیرے پاس سے متفرق ہو جاتے پس تو انکی غلطیوں کو معاف کیا کر اور خدا سے دعا مانگا کر کہ وہ ان کے گناہوں کو معاف کرے۔ اور حکومت کے بارہ میں ان سے مشورہ کر لیا کر۔ پھر جب مشورہ کے بعد تو ایک بات کا پختہ ارادہ کرلے تو خدا پر توکل کر کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے پر توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کے لئے سرگروہان قوم سے بلکہ بعض دفعہ ساری قوم سے مشورہ کرنیکا حکم ہے اور اس کا فرض ہے کہ کل اہم مسایل میں لوگوں سے مشورہ کرلیا کرے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان مشوروں پر کاربند بھی ضرور ہو۔ بلکہ مشورہ کے بعد جو فیصلہ اس کا دل کرے اس پر کاربند ہو۔ اور خدا پر توکل کر کے اسے جاری کردے احادیث و آثار سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ یہ حکم اصل میں خلفاء کے لئے ہیں۔ چنانچہ حسن بصری کا قول ہے کہ یہ حکم اس لئے نازل ہؤا کہ لوگوں کے لئے سنت ہو جائے اور آیندہ خلفاء اس پر عمل کریں امام سیوطی نے رسول کریم سے روایت کی ہے اما ان اللہ ورسولہ لیغنیان عنھا ولکن اللہ جعلھا رحمۃ لامتی فمن استشار من امتی لم یعدم رشدا ومن ترکھا لم یعدم غیا۔ اچھی طرح سن لو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس مشورہ سے غنی ہیں لیکن خدا نے میری امت پر رحم کر کے یہ حکم دیا ہے۔ پس جس نے میری امت میں سے مشورہ کیا ہدایت سے بے بہرہ نہ ہوگا۔ اور جس نے مشورہ نہ کیا ہلاکت میں پڑ جائے گا۔

اس آیت اور احادیث و آثار سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ اسلامی خلافت اسی کا نام ہے کہ ایک خلیفہ ہو جو عمر بھر کے لئے مقرر کیا جائے اور اس کے ساتھ ایک مشیروں کی جماعت ہو جس سے وہ مشورہ کرے۔ لیکن وہ اُن کے مشوروں پر کاربند ہونیکے لئے مجبور نہ ہوگا۔ بلکہ جب وہ مشورہ کے بعد ایک رائے پر پختہ ہو جائے تو خواہ کثرت رائے اسی کے موافق ہو یا مخالف توکل علی اللہ کر کے اس کام کو شروع کر دے۔

خلفاء کا دستور العمل

قرآن و حدیث سے اس مسئلہ کے متعلق اپنی تحقیق بیان کرنے کے بعد اب میں خلفاء کا دستور العمل بیان کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگوں نے واقعات کو اس طرح توڑ مروڑ کر بیان کیا ہے۔ کہ جس سے عوام کو دھوکا ہو جاوے۔ حتی کہ ایک بہت بڑے مورخ نے زمانہ حال میں ایک خلیفہ کی سوانحعمری میں بالالتزام اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کسطرح نوجوان پارٹی کو خوش کرے اور اسلام میں پارلیمنٹ ثابت کرے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط۔ اس مورخ نے بھی اور بعض دیگر مدعیان حریت نے بھی چند واقعات یاد کئے ہوئے ہیں کہ جنہیں ہر موقعہ پر پیش کر دیتے ہیں۔ کہ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ اسلام میں خلیفہ کی حیثیت صرف ایک پریذیڈنٹ کی تھی اور جس طرح فرانس و امریکہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ہؤا کرتے تھے اور مشورہ عوام پر چلنے پر مجبور تھے۔ ہم اس بات سے قطعًا انکار نہیں کرتے کہ مشورہ لینے کا خلفاء کو ضرور حکم ہے اور وہ ایسا کرتے بھی تھے۔ لیکن اس مشورہ کا پابند بنانے کے لئے انہیں کوئی حکم نہیں ملا۔ اور قرآن و حدیث سے کہیں ثابت نہیں بلکہ خلفاء کا عمل اس کے خلاف ثابت ہے اور کئی ایسے امور ہوئے ہیں کہ جن کے متعلق خلفاء نے مشورہ تو لیا لیکن اس پر کاربند نہ ہوئے۔ اور یہ کچھ ضروری نہیں کہ ایسے سب معاملات تاریخ نے محفوظ ہی رکھے ہوں۔ بلکہ چند ایک اہم واقعات محفوظ رکھے باقی حوادث زمانہ میں مٹ گئے۔

جیش اسامہ کا واقعہ

ایک عظیم الشان واقعہ جس میں حضرت ابو بکر نے کثرت رائے کی مخالفت کی ہے۔ جیش اسامہ کا واقعہ ہے۔ قریبًا سب انصار اور بہت سے مہاجرین نے (جیساکہ احادیث و تواریخ سے ثابت ہے) اسامہ کے سردار لشکر مقرر ہونے پر معترض تھے لیکن حضرت ابو بکرؓ نے کسی کا اعتراض ایک نہیں سنا۔ اور انہیں کو مقرر کیا۔ اسی طرح اس لشکر کے بھیجنے کے متعلق بھی صحابہؓ کو اعتراض تھا۔ مگر آپ نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور یہ کہکر ڈانٹ دیا کہ جس لشکر کو رسول اللہ نے مقرر کیا ہو میں اُسے کبھی نہیں روکوں گا۔ چنانچہ اشہر المشاہیر میں لکھا ہے کہ آپنے لوگوں کے اس مشورہ کے جواب میں فرمایا۔ کہ اگر مجھے اسبات کا بھی یقین ہو جائے کہ دشمن مجھپر درندوں کی طرح حملہ کریں گے۔ تب بھی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے لشکر جہاں آپ نے بھیجا ہے ضرور بھیجونگا۔

مرتدین سے جنگ

دوسرا عظیم الشان واقعہ مرتدین سے جنگ کا ہے۔ رسول کریم صلعم کے بعد جب عرب کی اقوام باغی ہو گئیں۔ حضرت ابو بکر رضہ نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا صحابہؓ نے اعتراض کیا۔ جس کے سرگروہ حضرت عمر رضہ تھے۔ لیکن آپنے جواب دیا کہ خدا کی قسم جب تک وہ لوگ تمام زکوٰۃ حتی کہ ایک اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی جو رسول کریم کو دیتے تھے ادا نہ کریںگے

ہیں ان سے جنگ کروں گا۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور جنگ ہوئی۔

ایسی مثالیں دیکھتے ہوئے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے مشورہ پر عمل کیا یہ ثابت کرنا کہ اس سے خلیفہ پر اطاعت شوریٰ لازمی ہے غلط ہے بلکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ جن موقعوں پر خلیفہ نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی ہو تو کیا کیا جاتا تھا آیا ایسی بھی مثالیں ملتی ہیں کہ باوجود اس کے کہ ایک امر خلیفہ کی خواہش کے خلاف تھا۔ اور وہ اس پر مصر تھا شوریٰ نے کچھ فیصلہ کر دیا اگر یہ ثابت ہو جائے تو بیشک اس سے لوگوں کے دعاوی ثابت ہوتے ہیں ورنہ نہیں مگر مذکورہ بالا مثالوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسا نہیں تھا ایسے اوقات میں خلیفۂ وقت کی ہی رائے پر عمل کیا جاتا تھا۔

عوام کا مشورہ اور رائے

عوام سے مشورہ طلب کرنا بھی بہت ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے بلکہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو خلیفہ مشورہ نہیں لیتا وہ خلیفہ ہی نہیں لیکن یہاں بھی سوال یہی ہو کہ اذا عزمت فتوکل علی اللہ۔

بعض حریت کی مثالیں

بعض لوگ خلفاء اسلامیہ کے زمانہ کی حریت ثابت کرنے کے لئے اس واقعہ کو بار بار دہرایا کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میری بات سنو اس پر ایک شخص نے اٹھ کر صاف کہدیا کہ ہم تب تک نہیں سنینگے جب تک نہ بتاؤ گے کہ یہ کرتہ تم نے کیونکر بنایا ہے جو حصہ تمہیں ملا تھا اس سے تو یہ کرتہ تیار نہیں ہو سکتا تھا آپ نے اسکی تسلی کی کہ میرے بیٹے نے اپنے حصہ کا کپڑا مجھے دیدیا تھا اس سے ملکر یہ کرتا تیار ہوا۔ جس پر معترض نے اپنا اعتراض واپس لیا۔ اور حضرت عمر نے اپنا خطبہ سنایا اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو خلیفہ سے محاسبہ کرنیکا حق تھا اور جب تک کہ وہ جواب باقاعدہ نہ دے اسکی اطاعت فرض نہ سمجھی جاتی تھی۔ لیکن میرے خیال میں یہ لوگ بہت دور چلے گئے ہیں انہیں ایسی مثالیں ڈھونڈنے کیلئے اتنی دور جانیکی ضرورت نہ تھی۔ اگر اس قسم کے واقعات سے حریت ثابت ہوتی ہے تو یہ حریت رسول کریم کے زمانہ میں بھی ایک شخص کو حاصل تھی۔ چنانچہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ ایک شخص کو جب قتل کا حکم ہوا تو ایک اعرابی نے رسول کریم کے گلے میں پٹکا ڈالا اور کہا جب تک انہیں نہ چھوڑو گے میں نہ چھوڑوں گا جس پر آپ نے اسکو چھوڑ دیا اسی طرح ایک دفعہ رسول کریم نے کچھ مال غنیمت تقسیم کیا ایک شخص نے آپ پر اعتراض کیا اور کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا جسکا جواب آپ نے یہ دیا کہ اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو اور کون کرے گا۔ اب اگر اسی کا نام حریت ہے تو ان منافقین کو بھی خدام قومی کا خطاب بنا کر نکالا ہے اصل بات یہ ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں فتوحات کی کثرت کی وجہ سے حدیث العہد مسلمان کثرت سے ہوگئے تھے اور وہ خلفاء کا ادب نہیں جانتے تھے اسلئے وہ اس قسم کے اعتراض کر دیتے تھے یہی لوگ جب بڑھ گئے تو حضرت عثمان کے زمانہ میں سخت فتنہ کا موجب ہوئے اور یہی تھے حضرت علی کے زمانہ میں انکی شرارت اور بھی بڑھ گئی اگر انکی تقلید پر مسلمان اتر آئے تو انکا خدا ہی حافظ ہے اگر یہ اعتراضات کئے گئے اعلیٰ حریت کا نمونہ ہوتے تو کیا وجہ کہ صحابہ کبار کیطرف سے نہ ہوئے اگر یہ خوبی تھی تو سب سے زیادہ اسکے عامل عشرہ مبشرہ ہوتے مگر انکی خاموشی ثابت کرتی ہے کہ وہ اس فعل کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

حضرت عمر کا اپنا قول

کچھ لوگ حضرت عمر کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ تم میری خواہش کی پیروی نہ کرو مگر اس سے بھی پارلیمنٹ کا نتیجہ نکالنا غلط ہے کیونکہ رسول کریم بھی اطاعت عہد میں *

ہندوستان کی ترقی

کیا ہندوستان کے تنزل کا باعث برآمد غلہ ہے

ہندوستان کی ترقی کی نسبت مختلف پیرایوں سے بحثیں کیجاتی ہیں۔ اور ہر ایک شخص اپنے خیال کے مطابق بحث کرتا ہے بہت سے لوگ ہیں جو ہندوستان سے غلے کے باہر جانیکو ہی ہندوستان کے ادبار کا سبب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اکثر غربا پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں کھا سکتے۔ انہوں نے اور ترقی کیا کرنی ہے۔ جب خورد و نوش کا سامان ہی گراں ہو تو فارغ البالی کہاں سے آئے۔ لیکن یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ ہندوستان کی قریباً ساٹھ ستر فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے۔ اور غلہ کے باہر جانے سے چونکہ قیمت غلہ کی بڑھ گئی ہے۔ اسلئے اس جماعت کو کروڑوں روپیہ کا نفع ہوتا ہے جو پہلے نہیں ہوتا تھا جب اکثر حصۂ آبادی کو اس سے فایدہ پہونچا ہے تو پھر یہ شکایت بیجا ہے۔ کہ ہندوستان کے تنزل کا باعث گرانی غلہ ہے۔

تنزل کا اصلی باعث

جبکہ برآمد غلہ تنزل کا باعث نہیں۔ بلکہ اس سے بجائے ملک کو نقصان پہونچنے کے فایدہ پہونچ رہا ہے تو پھر ہندوستان کیوں دوسرے ممالک کی نسبت گر رہا ہے۔ اس کا باعث دریافت کرنا بالکل آسان ہے۔ غیر ممالک ہم سے غلے جا رہے ہیں اور ہماری منہ مانگی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم بہت سی ضروریات زندگی میں ان کے محتاج ہیں۔ ردی اور بے فایدہ لوہے کے ٹکڑوں سے وہ کھلونے بناتے ہیں۔ اور ۲ روپیہ کی قیمت کی چیز پر ایک روپیہ ہم سے وصول کرتے ہیں۔ اسی طرح کپڑے۔ کاغذ۔ بوٹ۔ مشینوں میں وہ کثیر نفع حاصل کرتے ہیں اور صنعت و حرفت کی ترقی سے اپنے نقصان کو پورا کرتے ہیں۔ اگر ولایت کا ایک شخص ایک روپیہ کا ۱۲ سیر گیہوں خرید تا ہے۔ تو اس کا کیا ہرج ہے جبکہ وہ کپڑا وغیرہ لاکر ہندوستانیوں کو دیتا ہے۔ اور اس میں مرضی کے مطابق نفع حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح جو نفع ہندوستانیوں نے غلہ کی فروخت سے حاصل کیا تھا۔ اس سے دوچند بلکہ سہ چند وہ پھر یورپ کو دیدیتے ہیں۔ اور اگر غلہ کی تجارت کے ساتھ ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں صنعت و حرفت بھی ہوتی۔ اور یہ بالکل دوسروں کے دست نگر نہ ہوتے تو غلہ کی تجارت ہندوستان کو مالا مال کر دیتی۔ لیکن اب تو کسان یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے آٹھ آنہ کا غلہ روپیہ میں فروخت کر دیا ہے۔ لیکن اصل میں یورپ نے اُسے نقد روپیہ نہیں دیا بلکہ روپیہ کی ایسی اشیاء فروخت کی ہیں۔ جو اُس نے ۲ ر میں تیار کی ہیں۔ اور اسطرح بجائے ایک روپیہ میں ۸ ر کا غلہ خریدنے کے ۲ ر میں آٹھ آنہ کا غلہ خرید ا ہے اور چھ آنہ اسے نفع کے ملے ہیں۔ پس اس نقص کو رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ صنعت و حرفت کی طرف توجہ کیجائے۔ اور جب تک یہ نقص دور نہ ہوگا تجارت کے میدان میں ہندوستانی دوسروں کے پیچھے ہی رہیں گے۔ ابتداء بڑے بڑے کاموں سے نہیں ہوتی بلکہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے کام جاری کرو۔ خدا چاہے تو اُسے بڑھا کر بہت زیادہ ترقی دیدے۔ ہاں محنت اور دیانتداری کی شرط ہے۔ بددیانت کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اور سست اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا۔ پس محنت سے کام لو اور دیانتداری کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور خدا پر بھروسہ کرو تو وہ خود تمہارا مددگار ہوگا۔

نمونے منگوالو ہم نے اعلان کیا تھا کہ جو صاحب چاہیں کچھ معتبرین کے پتے دیکر ان کے نام الفضل کا نمونہ بھجوا سکتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ختم ہو چکے ہیں اگر بار بار یاد کرکے کوئی درخواست نہ آئے

* یہ شرط کرتے تھے کہ امر بالمعروف میں میری پیروی کرنا تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم بعض حکم خراب بھی دیتے تھے۔ اور انکی پیروی نہیں کرنی چاہئے تھی۔ پس اس سے پارلیمنٹ کا ثبوت نکالنا غلطی ہے۔ اب میں کافی طور سے ثابت کرچکا ہوں کہ اسلامی خلافت کا طریق یہ تھا۔ کہ ایک خلیفہ عمر بھر کے لئے منتخب ہوتا تھا۔ اور وہ ایک مجلس شوریٰ سے مشورہ لیکر کام کرتا تھا۔ مگر اس کے مشورہ کا پابند نہ ہوتا اور جو لوگ ایک پارلیمنٹ کا وجود ثابت کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین نے سورہ فرقان کے آخری رکوع کے بقیہ نصف پر پڑھا۔

فرمایا بعض لوگ تو بالکل کافر ہوتے ہیں اور بعض منکر نہیں ہوتے اللہ پر اس کی کتابوں پر جزاء و سزا کے مسئلہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی جرایم پیشہ ہوتے ہیں۔ جرایم پیشہ کئی قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن پر پولیس کا قبضہ ہو سکتا ہے۔ ایک وہ جو پولیس کی نظر سے بچے رہتے ہیں۔ انہیں سے مدارس کے بعض لڑکے بھی ہیں جو شہوت سے اندھے ہو کر نا کردنی حرکات کرتے ہیں تاجروں اور حرفہ پیشوں میں بھی جرایم پیشہ ہیں۔ قسم قسم کے فساد۔ جعلسازیاں اور دھوکے وہ دن رات سوچتے رہتے ہیں۔ پھر کچھ لوگ ایسے ہیں جو خود تو کوئی جرم نہیں کرتے مگر دو شخصوں کو آپس میں لڑوا دیتے ہیں۔ غرض بہت سی مخلوق جرایم پیشہ ہے ان کے لئے یہ علاج فرمایا۔ کہ وہ توبہ کریں۔ اللہ پر ایمان لائیں برے کام چھوڑ کر سنوار کے کام کریں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ملانوں کے وعظ کے دھوکے میں آ کر جرایم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایک قصہ کا ذکر ہے ہم بالاخانہ پر رہتے تھے اور نیچے کے کمرے میں ہمارا کتب خانہ تھا۔ میرے بھائی صاحب کتب خانہ میں گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ملاں کتابوں کی گٹھڑی باندھ رہا ہے وہ حیران سے رہ گئے۔ کیونکہ اس پر ان کا بہت نیک گمان تھا۔ استے میں وہ گٹھڑی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک کتاب ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ کوئی ہزار چوری کرے ڈاکے ڈالے قتل کر دے۔ زنا کا مرتکب ہو یہ کلام پڑھ لے تو سب کچھ معاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نیچے لکھا تھا کہ ہر کہ دریں شک آرد کافر گردد۔ جو اس مسئلہ کے موافق ہونے میں شک کرے گا وہ کافر۔ ملاں نے کہا بے شک میں آپ کی کتابوں کی گٹھڑی چوری لے چلا تھا۔ اور اس سے پہلے بھی کئی کتابیں چرائی ہیں۔ مگر یہ کلام یہ دعاء میں ہر روز کئی بار پڑھ لیا کرتا ہوں اب اس میں میرا کیا قصور ہے۔ اسی طرح بعض لوگ جب خدا کی رحمت اور مغفرت کی بعض بے سر دپا روایتیں سن لیتے ہیں۔ تو دلیر ہو جاتے ہیں۔ مگر سب کا یہ حال نہیں۔ میں نے بڑے بڑے نیک لوگ دیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کاشت کرتے تھے۔ خدا رسیدہ تھے۔ جب کوئی حکام سے سفارش کے لئے کہتے تو اپنی سادگی سے جس حال میں ہوتے چل پڑتے۔ ایک دفعہ کسی غریب نے سفارش کے لئے عرض کیا۔ اس وقت کھیت کو پانی دے رہے تھے۔ اسی طرح کبھی اکند ہے پر رکھے۔ پاؤں گھٹنوں تک کیچڑ سے بھرے ہوئے کچہری میں چلے گئے۔ تحصیلدار جس کے پاس گئے تھے۔ اس نے بدگمانی سے کام لیا وہ سمجھا یہ منگتا آدمی ہے۔ اس نے جھڑک دیا۔ آپ نے کہا اچھا اب تم نے غصہ تو نکال لیا۔ سفارش قبول کر لو۔ تحصیلدار نے پرواہ نہ کی۔ بلکہ کہا جاؤ جی تم جیسے کئی دیکھے ہیں۔ آپ واپس چلے گئے۔ ایک مولوی صاحب پاس بیٹھے تھے انہوں نے تحصیلدار کو یقین دلایا کہ یہ ایسا ویسا آدمی نہیں اس کے کہنے سننے سے تحصیلدار نے کہا اچھا بلاؤ وہ گئے اور عرض کیا۔ میاں صاحب آپ کو بلاتا نہیں فرمایا۔ اب تو یہ معاملہ عرش تک پہنچ گیا۔ اب وہاں سے موڑنا میرا کام نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیا ہوگا۔ کہنے لگے تیسرے دن دیکھ لوگے۔ آخر یونہی ہوا کہ وہ ایک مقدمہ میں گرفتار ہو گیا۔ تین برس با مشقت قید کی سزا ہوئی۔ جیل خانہ میں تبدیل ہوئے۔ اونٹ پر سوار کرایا گیا۔ گرا اور ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ غرض نیکوں کو نیکی کی۔ اور بدوں کو بدی کی سزا ملتی ہے۔ جزاء و سزا کا مسئلہ برحق ہے۔ جو اللہ اور رسول کو مان کر پھر بھی جرایم پیشہ ہیں وہ توبہ کریں تو اللہ ان پر اپنا فضل کرے گا۔

رحمن کے پیارے جھوٹ اور لغو باتوں سے شریفانہ گذر جاتے ہیں۔ اور جب ان کو اللہ تعالے کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ اندھے بہرے ہو کر نہیں سنتے۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ تم اندھے بہرے بنو ہم تمہیں بہت قرآن مجید سناتے ہیں اور اللہ جانتا ہے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ بلکہ ہم تو کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہمیں تمہاری سلاموں کی تمہاری تعظیم کی بھی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہمارا مولی بڑھ بڑھ کر رزق دیتا ہے اور ایسی جگہ سے دیتا ہے کہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ اور یہ میری مریدی کا نتیجہ تو میں ایک کوڑی بھی اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ فوراً مولوی محمد علی کو بھیج دیتا۔ مگر گذشتہ سے پیوستہ سال کا ذکر ہے۔ مجھے کسی نے کہا ہم تمہاری نگرانی کریں گے۔ تب میں نے کہا اچھا یہ لوگ کہاں تک اور کتنی نگرانی کر سکتے ہیں۔ ایک ہزار کسی نے دیا میں نے گھر میں رکھ لیا پھر ایک شخص پانچ سو یا زیادہ بھی میں نے رکھ لیا۔ اور خوب تحقیقات کی کہ آیا کسی کو معلوم ہے۔ ہرگز کسی کو کچھ پتہ نہ تھا تب میں نے ایک شخص کو بتلایا کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ میرے پاس ہے۔ وہ تم لے جاؤ۔ مگر کوئی تحقیق کر کے بتائے تو سہی کہ یہ روپیہ کس نے دیا۔ اور کہاں سے آیا۔ مجھے خود ب معلوم تھا۔ دینے والا کبھی ذکر تک نہیں کرے گا۔ غرض اللہ ہی نگرانی کر سکتا ہے۔

رحمن کے پیارے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ اور اپنی بیویوں اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور دعا کبھی نہ کریں اور حکم یہ ہوتا ہے اگر تم دعاؤں سے کام نہ لو تو اللہ کو تمہاری کیا پروا ہے اور تم ہو ہی کیا چیز۔ آج میرے نفس نے اجازت نہ دی کہ میں جمعہ پڑھانے آؤں کیونکہ مجھے تکلیف ہو گئی تھی مگر پھر میں نے سوچا کہ شاید یہی جمعہ آخری جمعہ ہو۔ اللہ تمہیں دعاؤں اور اعمال حسنہ کی توفیق دے۔

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

مسلمانو! خدا سنو۔ اور گوش ہوش سے سنو!۔ دشمن تمہارے گھر میں نقب لگانے میں مشغول ہے۔ وہ تمہارے متاع ایمان کو چراتا ہے اور ایسی خاموشی سے چراتا ہے۔ اور اس کے چرا لینے کے لئے ایسے دبے پاؤں آتا ہے کہ تمہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ کیا ہو گیا۔ حالانکہ تمہاری جان سے پیارا ایمان اسی کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے کام میں مشغول ہے۔ اور ایک دم کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ بعض چور ایسے ہوتے ہیں۔ جو تھوڑا سا مال لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ مگر تمہارے دلوں سے متاع ایمان کا چرانے والا چور ایسا چور نہیں × × × × × × × × × اس نے تو عہد کیا ہے کہ اسکی کوشش × × × ابد تک ختم نہ ہوگی اور جب تک تمہارے گھر کا تنکا تنکا اٹھا نہ لیجائے وہ تمہارا پیچھا نہ چھوڑے گا۔

سالہا سال سے وہ اس کام میں مشغول ہے۔ بلکہ یوں سمجھو۔ کہ صدیوں سے وہ یہ × × × × × × × × × بے دردی کا کام کر رہا ہے۔ مگر تمہیں کچھ خبر نہیں۔

اگر کوئی شخص تمہارے مالوں کو چراتا۔ تو تم یوں × × × + × × × بے پرواہی نہ کرتے۔ بلکہ پورے زور سے اس کا مقابلہ کرتے × × × × × × × × × × ×

لیکن شاید تم ایمان سے ایسی محبت نہیں رکھتے۔

جتنی مال سے اور خدا کی محبت پر زر کی محبت غالب آگئی ہے تم میں سے کسی کا ایک پیسہ کا نقصان ہو جائے تو وہ اس پر جزع فزع کرتا ہے مگر تمہارے ایمانوں کو لوگ چرا لیتے ہیں اور تم اسکی کچھ فکر نہیں کرتے کیا یہ بات سچ نہیں کہ تم میں سے جسکے پاس مال ہوتا ہے وہ اسکی حفاظت کیلئے بڑے بڑے مکان تیار کرتا ہے۔ مگر متاع دین کی حفاظت کیلئے تم نے کیا سامان کئے ہیں؟ مسیحیوں کی مجلسیں ایسی ہیں۔ کہ جو سو سال سے زیادہ کا اپنے مذہب کے پھیلانے میں لگی ہوئی ہیں۔ اور ہزاروں نہیں لاکھوں آدمیوں کو مسیحی بنا چکے ہیں چنانچہ ایک مجلس بائبل گلینگٹر کے نام کی ہے جو اٹھارہ سو چار سے قائم ہے اور اس وقت اسکی عمر ایک سو نو سال کی ہے۔ اس نے ایک صدی سے زاید عرصہ میں مفصلہ ذیل تعداد میں بائبل تقسیم کی ہے +

پہلے دس سال کے عرصہ میں دس لاکھ اٹھائیس ہزار چھ سو ... دوسرے دس سال کے عرصہ میں سینتیس لاکھ تینتیس ہزار ... سو ترپن - اسی طرح ہر سال ترقی کرتے کرتے انیس سو عیسوی سے لیکر انیس سو تیرہ تک کے نو سال کے عرصہ میں اس مجلس نے چار کروڑ اٹھانوے لاکھ بیٹھ ہزار ایک سو بانوے بائبل تقسیم کی ہے اور ایک سو نو سال کے عرصہ میں میں کل اٹھارہ کروڑ پینسٹھ لاکھ پچیس ہزار دو سو چھانوے بائبل اس اکیلی سوسائٹی نے تقسیم کئے ہیں۔

ذرا غور تو کرو کہ اس کے مقابلہ میں اپنے دین کی حفاظت کے کے لئے تم نے کتنے قرآن شریف یا کتب احادیث یا دیگر مفید کتب شایع کی ہیں۔ میں تو نہیں جانتا - کہ سب مسلمانوں نے ملکر اس ایک مجلس کے کام کا ہزارواں حصہ بھی کیا ہو - × × × × ×

اور دین اسلام کی حفاظت کے لئے اٹھارہ لاکھ کتاب بھی شایع کی ہو - یہ غفلت کب تک رہے گی - اور یہ سستی تمہارا پیچھا کب چھوڑے گی - کیا اس وقت جب گھر خالی ہو جائے گا - اٹھو اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے کوشش کرو تا خدا کا فضل پھر نازل ہو +

ہندوستان کی خبریں

بدیال میں ایک متمول بنگالی کے گھر ڈاکہ پڑا ڈاکو مسلح تھے آٹھ ہزار کا مال لوٹ کر لے گئے

افواہ ہے کہ آئندہ گورنمنٹ وکیلوں اور بیرسٹروں سے سند وکالت دینے سے پہلے عہد وفاداری لے گی +

گورنمنٹ ہند نے کلکتہ یونیورسٹی کو پابند کرنا چاہا تھا کہ وہ لیکچرار اس سے پوچھ کر مقرر کیا کرے - یونیورسٹی نے ایک جلسہ کر کے اسے ناقابل عملدرآمد قرار دیا ہے +

جنرل سلہٹ اور کچھار میں بارشوں کی وجہ سے چاول کی فصل کا نقصان ہو گیا ہے +

مسٹر یوسف حاجی اسمٰعیل صاحب سوداگر بمبئی نے ۸ لاکھ روپیہ مسلمان یتیموں کی تعلیم کیلئے دیا ہے مدرسہ پونہ میں بنایا جائیگا +

موضع کاکونٹرا ضلع جیدپر میں ایک نو سالہ لڑکی بوجہ بھوک ہانڈی سے چاول نکال کر کھا گئی ساس نے تمام بدن لوہے سے داغ دیا ہے عدالت سے دو ماہ قید سخت کی سزا ملی +

اخبار حبل المتین کلکتہ نے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت کے خلاف جو اپیل کی تھی نامنظور ہو گئی ہے +

موضع بنڈیالہ ضلع گوجرانوالہ میں چند بدمعاشوں نے رات کو سوتے ہوئے مار ڈالا - اس کا بھتیجا پاس سوتا تھا مگر بچ گیا +

ہندوستان کے انتظام کی پڑتال کے لئے رایل پبلک سروس کمیشن مقرر کیا گیا ہے مسٹر گوکھلے بھی ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار الاؤنس پر اس کے ممبر مقرر کئے گئے تھے - چونکہ وہ امپیریل کونسل کے ممبر بھی تھے اس پر اعتراض ہوا مگر گورنمنٹ کے قانونی ممبروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسکا اثر انکی ممبری پر نہیں پڑتا - یہ تنخواہ نہیں بلکہ بھتہ ہے +

برہما میں میٹیکلا سٹیشن کے پاس لائن کا پشتہ بہ جانیکی وجہ سے ایک گاڑی ٹرک سے اتر گئی -

راولپنڈی کے ایک تانگہ والا پر اسلئے مقدمہ کیا گیا - کہ اس نے چار مسافروں کے علاوہ ایک پولیس مین کو سوار کر لیا جو مجسٹریٹ نے تانگہ والا بری کر دیا - اور پولیس مین پر دس روپیہ جرمانہ کئے کہ وہ زبردستی کیوں چڑھ گیا تھا -

بنگال و آسام میں حال کی سخت بارشوں سے قریبا سو گاؤں بہ گئے - انکی امداد کے لئے چندہ کیا جا رہا ہے +

ایسٹرن بنک کلکتہ کے ۲ ہزار روپیہ کے نوٹ آہنی صندوق سے غایب ہو گئے +

گورنر بنگال ڈنگی بخار سے بیمار ہیں - کہا جاتا ہے کہ بوجہ خرابی صحت آپ مستعفی ہو جائیں گے +

سورت کی ایک عورت نے اپنے حق کیلئے تیس لاکھ کا دعوے کیا ہے اور تا فیصلہ مقدمہ چھتر روپیہ ماہانہ گزارہ طلب کیا ہے سب جج نے فیصلہ کیا ہے کہ دو لاکھ اکتھ ہزار کا کورٹ فیس لگائے تو سماعت مقدمہ ہوگی -

فہرست موجودہ کتب در کتبخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دار الامان قادیان۔

نام کتاب	قیمت
آئینہ کمالات اسلام	عا
ازالہ اوہام ہر دو حصہ	عہر
ایام صلح فارسی	۸ر
اعجاز احمدی	۴ر
استفتاء اردو	۲ر
استفتاء عربی	۱ر
انوار الاسلام	۴ر
براہین حصہ پنجم	۱۲ر
تحفہ غزنویہ	۲ر
تریاق القلوب	۱۲ر
توضیح مرام	۳ر
چشمہ معرفت	عا۸ر
حجۃ اللہ	۴ر
حقیقۃ الوحی	للعہ
خطبہ الہامیہ	عہ
دوازدہ نشان	۲ر
سر الخلافہ	۸ر
ضیاء الحق	۲ر
فتح اسلام	۳ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۲ر
کتاب البریہ	عہ
کشتی نوح	۳ر
کرامات الصادقین	۸ر
لجۃ النور	۴ر
مسیح ہندوستان میں	۳ر
نجم الہدیٰ	۱ر
نور الحق ہر دو حصہ	۱۴ر
نزول المسیح	۴ر
ست بچن	۱۱ر
حقیقۃ المہدی	۱ر

(منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

اخبار ہندوستان کی مالکہ شدلا دیوی چودھرانی نے لالہ دینا ناتھ پر ۳۰ ہزار ہرجانہ کی نالش کی ہے اور منجانب مدعی عدالت سے اس امر کی درخواست کی گئی کہ ناجائز کاغذات (چٹھیں وغیرہ) پر قبضہ حاصل کرنیکی غرض سے وارنٹ تلاشی جاری کیا جائے چنانچہ تلاشی پر بکثرت ایسے کاغذات برآمد ہوئے +